144

اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ

No.PAP-Legis-1(34)/2008/1154. Dated 8th June 2008. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:-

"In exercise of the powers conferred on me under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Salmaan Taseer,** Governor of the Punjab, hereby summon the Provincial Assembly of the Punjab to meet on Monday, 9th June, 2008 at 10:00 a.m. in the Punjab Assembly Chambers, Lahore for the vote of confidence in the Chief Minister under Article 130(3) of the Constitution.

I further direct that the session shall stand prorogued after the transaction of the business of vote of confidence in the Chief Minister."

Dated Lahore,
the 8th June, 2008

SALMAAN TASEER
GOVERNOR OF THE PUNJAB

146

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ،9۔جون2008

1۔ تلاوت قرآن پاک وترجمہ

2۔ سرکاری کارروائی

آئین کے آرٹیکل (3)130 کے تحت وزیراعلیٰ پنجاب
میاں محمد شہباز شریف پر اعتماد کا ووٹ

148

1۔ ایوان کے عہدے دار

جناب سپیکر	:	رانا محمد اقبال خان
جناب ڈپٹی سپیکر	:	رانا مشہود احمد خان
وزیراعلیٰ	:	میاں محمد شہباز شریف

2۔ چیئرمینوں کا پینل

1۔	راجہ طارق کیانی	:	پی پی۔3
2۔	مخدوم سید احمد محمود	:	پی پی۔292
3۔	مہر اشتیاق احمد	:	پی پی۔150
4۔	ڈاکٹر فائزہ اصغر	:	ڈبلیو۔351

3۔ کابینہ

1۔	راجہ ریاض احمد	:	سینئر وزیر، وزیر آبپاشی و قوت برقی، کانیں و معدنی ترقی*
2۔	محترمہ نیلم جبار چودھری	:	وزیر بہبود آبادی
3۔	جناب تنویر اشرف کائرہ	:	وزیر خزانہ، منصوبہ بندی و ترقیات*
4۔	چودھری عبدالغفور خان	:	وزیر جیل خانہ جات

* بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشن نمبر CAB.II/22/2-21/2008 مورخہ 9۔جون 2008 وزراء کو ان کے اپنے محکموں کے علاوہ دیگر محکمہ جات برائے اجلاس (9۔جون 2008) تفویض کئے گئے۔

149

5۔	جناب محمد اشرف خان سوہنا	:	وزیر محنت وافرادی قوت، انفارمیشن ٹیکنالوجی*
6۔	حاجی احسان الدین قریشی	:	وزیر مذہبی امور واوقاف
7۔	ملک ندیم کامران	:	وزیر خوراک
8۔	جناب احمد علی اولکھ	:	وزیر زراعت
9۔	سردار دوست محمد خان کھوسہ	:	وزیر مقامی حکومت وسماجی ترقی
10۔	ملک محمد اقبال چنڑ	:	وزیر خصوصی تعلیم
11۔	جناب کامران مائیکل	:	وزیر انسانی حقوق اقلیتیں
12۔	رانا ثناء اللہ خان	:	وزیر قانون وپارلیمانی امور**
13۔	میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن	:	وزیر آبکاری ومحصولات**
14۔	جناب تنویر الاسلام	:	وزیر کھلیں، امور نوجوانان وثقافت

4۔ قائم مقام ایڈووکیٹ جنرل

چودھری محمد حنیف کھٹانہ

5۔ ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی	:	جناب مقصود احمد ملک
سپیشل سیکرٹری	:	ڈاکٹر ملک آفتاب مقبول جوئیہ

* بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشن نمبر CAB.II/22/2-21/2008 مورخہ 9۔جون 2008 وزراء کو ان کے اپنے محکموں کے علاوہ دیگر محکمہ جات برائے اجلاس (9۔جون 2008) تفویض کئے گئے۔

** تقرر برائے وزراء بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشن نمبر CAB.II/2-21/2008 مورخہ 8۔جون 2008 تفویض کئے گئے۔

150

صوبائی اسمبلی پنجاب

پندرھویں اسمبلی کا چھٹا اجلاس

پیر، 9۔ جون 2008

(یوم الاثنین، 4۔ جمادی الثانی 1429ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11 بج کر 32 منٹ پر زیر صدارت

جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری غلام رسول نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِo

وَلَقَدۡ كَتَبۡنَا فِي ٱلزَّبُورِ مِنۢ بَعۡدِ ٱلذِّكۡرِ أَنَّ ٱلۡأَرۡضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ ٱلصَّٰلِحُونَ o إِنَّ فِي هَٰذَا لَبَلَٰغٗا لِّقَوۡمٍ عَٰبِدِينَ o وَمَآ أَرۡسَلۡنَٰكَ إِلَّا رَحۡمَةٗ لِّلۡعَٰلَمِينَ o

سورۃ الانبیاء آیات 105 تا 107

اور ہم نے نصیحت (کی کتاب یعنی تورات) کے بعد زبور میں لکھ دیا تھا کہ میرے نیکو کار بندے ملک کے وارث ہوں گے o عبادت کرنے والے لوگوں کے لئے اس میں (خدا کے حکموں کی) تبلیغ ہے o اور (اے محمد ﷺ) ہم نے تم کو تمام جہان کے لئے رحمت (بنا کر) بھیجا ہے o

وماعلینا الاالبلاغo

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

راجہ طارق کیانی: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! میں ایک بڑا technical point of order raise کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: پلیز تشریف رکھیں۔ اب محترمہ شمائلہ رکن صوبائی اسمبلی نعت شریف پڑھیں گی۔

چودھری شوکت محمود بسرا (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! پہلے نعت پڑھی جائے۔

جناب سپیکر: پلیز تشریف رکھیں۔ یہ کونسی بات ہے۔ آپ کا کیا طریق کار ہے؟ کل بھی انھوں نے فرمائش کی تھی لیکن آپ نے جلدی کر دی۔ اگر وہ نعت پڑھنا چاہتی ہیں تو انھیں پڑھنے دیں۔

نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم محترمہ شمائلہ رانا نے پیش کی

نعت

صلی علےٰ نبی نا
صلی علےٰ محمد
صلی علےٰ شفیع نا
صلی علےٰ محمد
مجھ میں ان کی ثناء کا سلیقہ کہاں
وہ شاہ دو جہاں، وہ کہاں، میں کہاں
مجھ میں ان کی ثناء کا سلیقہ کہاں
ان کے دامن سے وابستہ میری نجات
ان پہ قربان میری حیات و ممات
میں گنہگار، شیوہ تیرا درگزر
میں بڑا ناتمام، وہ کہاں، میں کہاں
مجھ میں ان کی ثناء کا سلیقہ کہاں

جناب سپیکر: اب سیکرٹری اسمبلی پینل آف چیئر مین کا اعلان کریں گے۔

چیئر مینوں کا پینل

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 13 کے تحت جناب سپیکر نے صوبائی اسمبلی کے اجلاس کے لئے مندرجہ ذیل ترتیب سے چار معزز اراکین پر مشتمل پینل آف چیئر مین نامزد فرمایا ہے:۔

1۔ راجہ طارق کیانی ایم۔پی۔اے پی پی۔3
2۔ مخدوم سید احمد محمود ایم۔پی۔اے پی پی۔292
3۔ مہر اشتیاق احمد ایم۔پی۔اے پی پی۔150
4۔ ڈاکٹر فائزہ اصغر ایم۔پی۔اے W-351

شکریہ

جناب پرویز رفیق: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: دیکھیں، آج کے دن پوائنٹ آف آرڈر یا کوئی دوسری کارروائی نہیں ہو سکتی۔

پوائنٹ آف آرڈر

سینئر وزیر، وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب پرویز رفیق: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: میں راجہ صاحب کی پہلے بات سن لوں پھر آپ کو موقع دیتا ہوں۔ پرویز رفیق صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ جی، راجہ ریاض صاحب!

معزز اراکین حزب اختلاف کو ایوان میں لانے کا مطالبہ

سینئر وزیر، وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! آج میاں محمد شہباز شریف نے اعتماد کا ووٹ لینا ہے۔ میں دو اہم چیزیں آپ کے علم میں لانا چاہتا ہوں۔ میری پہلی گزارش یہ ہے کہ اپوزیشن کے بنچ خالی ہونے چاہئیں، چاہے وہ تشریف لائیں یا نہ لائیں۔ میں اخلاقی طور پر سمجھتا ہوں کہ ان کی سیٹیں خالی رہنی چاہئیں۔ دوسرا آپ کچھ دوستوں کو کل کی طرح اپوزیشن کے پاس

بھجوائیں۔ وہ ان سے جاکر request کریں کہ وہ ہاؤس میں تشریف لائیں۔ تیسری گزارش یہ کروں گا کہ ہمارے پارلیمانی لیڈران کی یہاں ہاؤس میں سیٹیں مخصوص ہونی چاہییں۔ میری آپ سے یہ گزارش ہو گی کہ ہمارے بھائی مخدوم احمد محمود صاحب اور ایم۔ایم۔اے کے پارلیمانی لیڈر کو بھی پہلی نشستوں پر بٹھانے کا انتظام فرمایا جائے۔ وہ معزز ممبران جو سامنے والی نشستوں پر تشریف فرما ہیں ان سے گزارش کر کے ان دونوں پارلیمانی لیڈران کے لئے نشستیں خالی کروائی جائیں۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں آج تو اسی طرح گزارہ کر لیتے ہیں، اس وقت ممبران کو ان کی نشستوں سے اٹھانا مناسب نہیں ہو گا۔ باقی اپوزیشن کے دوستوں سے بات کرنے کے لئے میں آپ ہی سے گزارش کروں گا کہ جن معزز ممبران کو کل بھجوایا گیا تھا وہی ممبران، وہی کمیٹی آج دوبارہ جائے اور اپوزیشن سے بات چیت کر کے مجھے 10 منٹ تک صورتحال سے آگاہ کریں۔

سید حسن مرتضیٰ: پوائنٹ آف آرڈر۔ اپوزیشن سے بات کرنے کے لئے آج نئے معزز ممبران کو بھجوایا جائے کیونکہ کل کے لوگوں کی performance آپ دیکھ چکے ہیں۔

جناب پرویز رفیق: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: آج کا دن اعتماد کا ووٹ لینے کے لئے مخصوص ہے۔ اس کے علاوہ کوئی دوسری کارروائی نہیں ہو سکتی۔

جناب پرویز رفیق: جناب سپیکر! میں بہت ضروری گزارش کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: چلیں، فرمائیں! یہ پوائنٹ آف آرڈر ہونا چاہئے، تقریر نہیں سنوں گا۔

تلاوت قرآن پاک کی طرح مسیحی عقیدے کے مطابق
بھی تلاوت کلام پاک کروانے کا مطالبہ

جناب پرویز رفیق: جناب سپیکر! مجھے یہ اعزاز ہے کہ میں جس community سے تعلق رکھتا ہوں وہ پاکستان میں ایک بہت بڑی serving community ہے۔ سب سے پہلے میں آپ کی وساطت سے یہ گزارش کروں گا کہ جب قرآن پاک کی تلاوت ہو تو آپ کی چیئر کے سامنے کوئی بندہ move نہ کرے کیونکہ یہ قرآن پاک کی تلاوت کا تقدس ہے۔ اس کے بعد آج اگر دنیا میں دیکھا جائے اور خاص طور پر ملک پاکستان میں دیکھا جائے تو جتنی مذہبی رواداری کے فروغ کی، inter fake

harmony کی ضرورت آج ہے وہ پہلے کبھی نہ تھی۔ اس ہاؤس کے 9 افراد کا تعلق مسیحی عقیدہ سے ہے۔ ہماری آپ سے استدعا ہے کہ جس طرح یہاں پر تلاوت قرآن پاک کی جاتی ہے اور نعت رسول مقبول ﷺ پڑھی جاتی ہے اسی طرح تلاوت کلام پاک مسیحیوں کے عقائد کے مطابق کروانے کا بندوبست بھی کیا جائے۔ میں اس پر آپ کی رولنگ چاہتا ہوں۔ آپ کا بہت شکریہ

جناب سپیکر: آپ نے جو پہلی بات کہی ہے وہ تو آپ کے رولز میں بھی درج ہے۔ جب کوئی معزز ممبر بول رہا ہو یا سپیکر بول رہا ہو تو اس کے آگے سے گزرنا قواعد و ضوابط کے خلاف ہے۔ آپ نے جو دوسری بات فرمائی ہے اس حوالے سے ہمیں amendments کرنا پڑیں گی۔ یہ ترامیم پیش کی جائیں، انہیں کمیٹی کے سپرد کیا جائے گا۔ اگر کمیٹی ان کو منظور کر لیتی ہے تو پھر یہ ہاؤس میں آئیں گی اور ہاؤس میں اس پر ووٹنگ ہو گی۔ میں سردست آپ کو یہ نہیں کہہ سکتا کہ ہم آپ کی بات پر عمل کریں گے۔ اس کا فیصلہ ہاؤس نے کرنا ہوتا ہے اور اس کے لئے ایک طریق کار ہے۔ شکریہ

محترمہ سکینہ شاہین خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: محترمہ! جو بات پہلے ہو چکی ہے اس حوالے سے آپ بات نہ کریں تو بہتر ہو گا۔

محترمہ سکینہ شاہین خان: جناب سپیکر! یہاں پر مسیحی بھائی نے یہ کہا ہے کہ۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں نے آپ سے گزارش کی تھی کہ اس حوالے سے آپ بات نہیں کریں گی۔ آپ کا یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا۔

محترمہ سکینہ شاہین خان: جناب سپیکر! میں بائبل اور قرآن پاک کے حوالے سے بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ میں آپ کو اجازت نہیں دیتا۔

بروقت اجلاس کا انعقاد

جناب آصف منظور موہل: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ میں اس ایوان کی توجہ ایک اہم معاملہ کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔ جب سے ہم اس ایوان میں آ رہے ہیں، اجلاس ہو رہے ہیں تو مسلسل ہمارے لئے ایک problem create ہو رہا ہے کہ وقت کی پابندی نہیں کی جا رہی۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ وقت کی پابندی کو ملحوظ رکھا جائے۔ اس کو آپ ہی نے لاگو کرنا ہے، آپ ہی کی یہ

ذمہ داری ہے۔آئندہ ہم ممبران بھی آپ کے ساتھ cooperate کریں گے لہذا وقت کی پابندی پر توجہ دی جائے۔ ہمیشہ وہی قومیں ترقی کرتی ہیں،وہی شخص ترقی کرتا ہے جو کہ وقت کی قدر کرتا ہے۔

جناب سپیکر:آپ کی بات ٹھیک ہے،آئندہ اس بات کا خیال رکھا جائے گا۔

جناب شاہد محمود خان:پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی،شاہد محمود خان!

اذان کے بعد نماز کے لئے وقفہ کیا جانا

جناب شاہد محمود خان: جناب سپیکر! میری بھی آپ سے اور اس معزز ایوان سے ایک اہم گزارش ہے کہ جب بھی اذان ہو تو قومی اسمبلی میں یہ روایت ہے کہ وہاں پر نماز کا وقفہ کیا جاتا ہے۔ جب یہاں پر اذان ہو تو نماز کا وقفہ کیا جائے۔ آپ نے پرسوں سے ایک اور اچھا کام بھی شروع کیا ہے، ایک نئی روایت ڈالی ہے کہ نعت شریف یہاں پر شروع کرائی ہے۔ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے نعت شریف شروع ہوئی ہے تو جس رب کائنات نے یہ پوری کائنات بنائی ہے جب اس کا بھی حکم ہو تو نماز کی اجازت دی جائے۔ شکریہ

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی:پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: چنیوٹی صاحب!آپ کسی مذہبی بحث میں نہ پڑیں اور تشریف رکھیں۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب والا!میں مذہبی بحث میں نہیں پڑتا آپ مجھے بات تو کرنے دیں۔

جناب سپیکر: چنیوٹی صاحب!آپ تشریف رکھیں۔پلیز آپ تشریف رکھیں۔ میں آپ سے پرزور اپیل کر رہا ہوں اور گزارش کر رہا ہوں کہ آپ تشریف رکھیں اور میں آپ کو اس کی اجازت نہیں دوں گا۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب والا! آپ میرا پوائنٹ آف آرڈر تو سن لیں۔

جناب سپیکر: نہیں۔ میں آپ کو پوائنٹ آف آرڈر پیش کرنے کی اجازت نہیں دے رہا اور میں آپ کو floor بھی نہیں دے رہا اس لئے آپ تشریف رکھیں۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب والا! آپ مجھے بات کرنے کا موقع تو دیں اس کے بعد اعتماد کا ووٹ ہو گا۔۔۔

چوہدری سرفراز افضل: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

چوہدری سرفراز افضل: جناب والا!سب سے پہلے تو میں اس معزز ایوان کی وساطت سے قائد محترم میاں محمد شہباز شریف کو راولپنڈی کے ایم۔پی۔ایز کی جانب سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: میرے بھائی آپ پوائنٹ آف آرڈر پر بات کریں پوائنٹ آف آرڈر پر تقریر نہیں کر سکتے۔

چوہدری سرفراز افضل: جناب والا! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ بزنس پلس چینل پر گورنر پنجاب جناب سلمان تاثیر کا کل ایک انٹرویو تھا جناب راجہ ریاض صاحب بھی اس وقت یہاں پر موجود ہیں میں ان کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ کل یہاں پر coalition government کی طرف سے ایک چیز واضح ہو گئی ہے کہ ہم مشرف کو کسی بھی صورت میں تسلیم کرنے کے موڈ میں نہیں ہیں۔ کل اس چینل پر جب ان کا انٹرویو نشر ہو رہا تھا تو بجائے اس کے کہ گورنر ہاؤس میں وفاق کی طرف سے وزیراعظم یوسف رضا گیلانی کی تصویر وہاں پر موجود ہوتی ان کی بیک پر واضح طور پر صدر پرویز مشرف کی تصویر نظر آ رہی تھی۔ میں اس ایوان کی وساطت سے یہ توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ پرویز مشرف کی تصویر وہاں سے ہٹالی جائے یا پھر اس ایوان کی جانب سے ان کی توجہ مبذول کروائی جاتی ہے کہ ہم پرویز مشرف کو تسلیم نہیں کرتے اس لئے کم از کم جہاں پر صدر پرویز مشرف کی تصویر لگی ہوئی ہے وہاں پر انٹرویو دینے سے گریز کریں۔

میاں محمد رفیق: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر!میں یہ عرض کروں گا کہ۔۔۔

جناب سپیکر: چوہدری صاحب! میں نے آپ کو floor دیا ہے لیکن پوائنٹ آف آرڈر پر دیا ہے تقریر کے لئے نہیں دیا۔

آوازیں: شعر۔

جناب سپیکر:شعروں کے لئے وقت نہیں ہے۔فرمائیں!

میاں محمد رفیق:جناب سپیکر!تھوڑی بہت بات تو میں نے کرنی ہے۔آپ کے توسط اور اس معزز ایوان کے توسط سے عرض کروں گا کہ میراfocusیہ معزز ایوان اور خاص طور پر جناب قائد ایوان میاں محمد شہباز شریف ہیں۔میں مبارک سلامت سے پہلے ایک قول حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان کرنا چاہوں گا۔آپ نے فرمایا کہ دجلہ کے کنارے اگر کوئی کتا بھی بھوکا مر جائے گا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پکڑ ہوگی۔اس کا مطلب یہ ہے کہ حکمران وقت اپنی رعایا کی کفالت کے ذمہ دار ہیں اور تمام اسلامی ریاستوں میں آج تک کسی نے اس بات پر غور نہیں کیا۔

جناب سپیکر:آپ کی بات سن لی گئی ہے۔اب آپ تشریف رکھیں۔

میاں محمد رفیق:جناب والا! میں نے تو ابھی بہت کچھ کہنا ہے۔

جناب سپیکر :آپ کو پتا ہے کہ ابھیLeader of the House کا vote of confidenceہونا ہے۔

میاں محمد رفیق:تو پھر آپ مجھے کب وقت دیں گے ؟

جناب سپیکر:وہ پہلے پالیسی سٹیٹمنٹ دیں گے آپ اس کو سنیں پھر اس کے بعد اس پر بحث کریں۔

میاں محمد رفیق:جناب والا!میں مائیک چھوڑ دیتا ہوں آپ مجھے کب وقت دیں گے ؟

جناب سپیکر:میںcommitmentآپ کے ساتھ نہیں کر سکتاsorry۔

کرنل (ریٹائرڈ) نوید اقبال ساجد:پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر:آپ ایجنڈے کے بارے میں بات کرنا چاہتے ہیں۔

کرنل (ریٹائرڈ) نوید اقبال ساجد:جناب والا!میں نے اپنے علاقے کے بارے میں نہایت اہم بات کرنی تھی وہاں پر پینے کے لئے پانی نہیں ہے۔

جناب سپیکر:آج ایجنڈے کے علاوہ اور کوئی بات نہیں ہوگی کیونکہ میرے بھائی آپ قواعد وضوابط کو پڑھیں یہ قواعد وضوابط آپ ہی نے بنائے ہیں اور آپ ہی کے لئے بنائے گئے ہیں ان پر اگر آپ نے عمل نہیں کرنا تو پھر کون کرے گا؟(قطع کلامیاں)

کرنل(ریٹائرڈ)نوید اقبال ساجد:جناب والا! میرے علاقے کی ایمرجنسی ہے وہاں پر پانی کی بہت shortageہے۔یہاں تک کہ پینے کا پانی بھی ختم ہو چکا ہے۔ جناب سپیکر!مسئلہ یہ ہے کہ چولستان میں اس وقت قحط کی پوزیشن ہے اور جانور مرنا شروع ہو گئے ہیں۔۔۔۔

سینئر وزیر، وزیر آبپاشی و قوت برقی(راجہ ریاض احمد):جناب سپیکر!یہ بات درست ہے کہ چولستان میں اس وقت قحط کی پوزیشن ہے اور کرنل صاحب کے بھی علم میں یہ لانا چاہتا ہوں کہ یہ بات سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ کے علم میں ہے۔کرنل صاحب چاہتے ہیں کہ جو فلڈ چینل ہے اس میں کم از کم سو یا ڈیڑھ سو کیوسک پانی چھوڑا جائے تاکہ لوگوں کو کم از کم پینے کے لئے اور جانوروں کے پینے کے لئے پانی ملے۔ہوتا یہ ہے کہ فلڈ چینل میں پانی چھوڑنے کے لئے اگر وزیر اعلیٰ یا صدر پاکستان اجازت دیں تو پھر پانی چھوڑا جا سکتا ہے۔اگر یہ ہاؤس یا میاں محمد شہباز شریف اس بات کی اجازت دیں تو ہم وہ پانی چھوڑنے کے لئے تیار ہیں اور اس کی ضرورت بھی ہے۔کرنل صاحب جو کہہ رہے ہیں وہ ٹھیک ہے لیکن محکمے کے پاس ایسا کوئی اختیار نہیں ہے۔اگر ہم فلڈ چینل میں اپنے طور پر پانی چھوڑنے لگیں جو سو کیوسک پانی ہم نے چھوڑنا ہے اس سے 35ہزار ایکڑ رقبہ سیراب نہیں ہوگا۔اس کا positive pointبھی ہے اور negative pointبھی لیکن اس کے باوجود میری میاں محمد شہباز شریف سے گزارش ہے کہ اس معاملے میں چونکہ وہ فیصلہ کر سکتے ہیں اگر چاہیں تو محکمے سے briefingحاصل کر سکتے ہیں اور فوری طور پر کوئی فیصلہ کر سکتے ہیں۔کیونکہ ایک طرف یہ مسئلہ ہے کہ لوگوں کے اور جانوروں کے پینے کا پانی نہیں ہے دوسری طرف یہ مسئلہ ہے کہ 35ہزار ایکڑ رقبے میں کپاس کاشت نہیں ہونی۔کرنل صاحب نے بڑی validبات کی ہے۔ابھی 15دن بعد ہمارے پاس پانی فالتو ہونا ہے جو ہم نے فلڈ چینل میں چھوڑنا ہے۔ابھی ہم اس پوزیشن میں نہیں اگر میاں صاحب اس کی خصوصی اجازت دیں تو ہم اس کے لئے تیار ہیں۔بہت مہربانی

جناب سپیکر:آج یہ جو باتیں ہو رہی ہیں میرے خیال میں یہ تو off the recordہیں۔انہیں چاہئے کہ تحریری طور پر کوئی تحریک التوائے کار لائیں۔طریقے سے کام کریں۔

کرنل(ریٹائرڈ)نوید اقبال ساجد:جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ اگر پرویز مشرف وہاں ایک visitکر کے ساری دنیا کو پانی دے سکتا ہے تو کب تک چولستان والے یہ انتظار کرتے رہیں گے کہ ایسا ہی کوئی مسیحا آئے اور وہاں پہ آکر انہیں پانی دے۔یہ ہماری حکومت ہے اللہ نے ہمیں خدمت کرنے کا موقع دیا ہے۔

جناب سپیکر: آپ تحریری طور پر کوئی بات کریں تو اگلے اجلاس میں اس پر کوئی کارروائی ہو گی۔

سینئر وزیر، وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میں نے کرنل صاحب کی بات کی تائید کی تھی لیکن انتہائی دکھ کی بات ہے کہ انہوں نے ایک آمر کو مسیحا کہا ہے۔ ایک آمر نے قانون و قاعدے کو توڑ کر یہ اقدام کیا تھا ہم اس کی مذمت کرتے ہیں۔ جس کو یہ مسیحا کہہ رہے ہیں وہ ایک آمر تھا اور آمر اسی طرح کے فیصلے کرتے ہیں اور قانون و قاعدے کی دھجیاں بکھیرتے ہیں۔ میں اس ہاؤس میں اس واقعے کی پر زور مذمت کرتا ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

سردار شیر علی خان گورچانی: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، آپ پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں؟

سردار شیر علی خان گورچانی: مہربانی، جناب سپیکر! سب سے پہلے تو میں آپ کے توسط سے قائد محترم میاں محمد شہباز شریف کو وزیر اعلیٰ کا منصب سنبھالنے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ میں آپ کے توسط سے جناب آصف علی زرداری، قائد محترم میاں محمد نواز شریف، میاں محمد شہباز شریف سے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ پچھلے آٹھ سالہ دور میں ہم نے جتنی مصیبتیں برداشت کی ہیں وہ ہمیں پتا ہے۔ پرویز مشرف اس ملک سے بھاگنے کی تیاری کر رہے ہیں۔ یہ نہ ہو کہ وہ یہاں سے جہاز پکڑے اور ترکی میں اپنے محل میں جا کر بیٹھے۔ ہمارے دل پر جو بوجھ ہے اور ہم نے جو زیادتیاں برداشت کی ہیں وہ ہمیں پتا ہے۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں آپ کے منہ میں گھی شکر۔

جناب ارشاد احمد خان: جناب سپیکر! اگر وہ یہاں سے بھاگ گیا تو ہمارے ساتھ زیادتی ہو گی۔ آپ اسے انصاف کے کٹہرے میں لائیں گے۔ اس کا احتساب ہونا چاہئے۔ (قطع کلامیاں)

جناب احمد حسین ڈاہر: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: آپ ایک منٹ میں اپنی بات مکمل کر لیں۔

جناب احمد حسین ڈاہر: جناب سپیکر! اسمبلی چھوٹی ہونے کی وجہ سے یہاں پر visitors allowed نہیں ہیں۔ یہاں پر جب ریگولر سیشن ہوتا ہے تو اوپر والی گیلریز خالی ہوتی ہیں تو ایسی صورت میں visitors کے لئے کوئی پالیسی بنائی جائے۔ میں مزید یہ بات کرنا چاہتا ہوں کہ وزیر اعلیٰ میاں محمد شہباز شریف کے آنے کے بعد ہماری اور بھی بہت ساری امیدیں بڑھ گئی ہیں۔

جناب سپیکر:انشاء اللہ آپ کی امیدیں پوری ہوں گی۔آپ تشریف رکھیں۔

جناب احمد حسین ڈاہر: جناب سپیکر!میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ پچھلے چار سال سے اسمبلی کی تعمیر ہو رہی ہے اور وہ بننے کو نہیں آ رہی۔ ہمیں یہ ensure کرنا چاہئے کہ with in months اسے مکمل کرنا چاہئے۔

جناب سپیکر:آپ تشریف رکھیں۔پلیز آپ تشریف رکھیں۔کوئی کام کرنے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر (رانا مشہور احمد خان): جناب سپیکر!ہم نے ان سے بڑی لمبی چوڑی بات کی ہے لیکن اس وقت حالات یہ ہیں اور میں بڑی معذرت کے ساتھ کہوں گا کہ وہاں ہاؤس سے باہر جو بات ہوئی ہے وہ کائرہ صاحب یا سوہنا صاحب یہاں کر دیں۔ بہت شکریہ جی۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آپ سوچیں کہ آپ اس صوبائی اسمبلی کے ممبر ہیں۔آپ کی زبان سے ایسی بات زیب نہیں دیتی۔ شکریہ

جناب تنویر اشرف کائرہ: جناب سپیکر! ہم آپ کی وساطت سے ہاؤس کو بتانا چاہتے ہیں کہ ہم اپوزیشن کو منانے کے لئے باہر گئے۔ ہم نے ان سے مذاکرات کئے اور انہیں یقین دہانی کرائی کہ ہم اپوزیشن کو ساتھ لے کر چلنا چاہتے ہیں جیسے وزیر اعلیٰ نے کل announce کیا تھا کہ ہم اپوزیشن کو ساتھ لے کر چلیں گے۔ ہم نے تو انہیں کہا کہ آپ اپنے چیمبر ز میں آئیں اور مذاکرات کریں۔ دراصل ان کے پاس majority ہے نہیں اس لئے وہ آنا نہیں چاہتے۔ ہم نے انہیں کہا تھا کہ آپ اپنی majority بتائیں،اس کو ہاؤس کے سامنے لے کر آئیں اگر آپ کی majority ہوئی تو ہم آپ کو یقین دہانی کرواتے ہیں کہ ہم اگلے سیشن سے پہلے آپ کا notification کروادیں گے لیکن چونکہ ان کے پاس majority ہے نہیں اس لئے وہ اسی ضد پر اڑے ہوئے ہیں کہ ہم نہیں آئیں گے اور اس میں بھی کوئی حرج نہیں تھا کہ اگر وہ چیمبر میں آ جاتے۔ساتھ ہی ہم نے انہیں یہ مثال دی کہ پچھلی نیشنل اسمبلی میں 6/7 مہینے کے بعد انہوں نے اپوزیشن لیڈر appoint کیا تھا لیکن ہم اس روایت کو لے کر نہیں چلیں گے ہم جلد اس کو appoint کریں گے لیکن وہ کسی صورت بھی یہاں پر شامل نہیں ہونا چاہتے اس لئے کہ ان کے پاس جو کل majority تھی آج اس سے بھی کم ہو گئی ہے اور انہیں یقین ہے کہ ان کے پاس جتنے بھی بندے ہیں وہ majority کو قائم نہیں کر سکتے تو اس لئے وہ نہیں آ رہے تو یہ میں ہاؤس کو بتانا چاہتا تھا۔آپ کا شکریہ

جناب سپیکر: میرے خیال میں ابھی ناامید نہیں ہونا چاہئے۔آپ تو ایسے کر رہے ہیں:

کچھ وہ کھچے کھچے رہے کچھ ہم کھچے کھچے
اس کشمکش میں ٹوٹ گیا رشتہ چاہ کا

ایسی بات نہیں ہونی چاہئے۔ ہم دوبارہ کوشش کریں گے۔آپ کارروائی چلنے دیں۔ میں آپ سے معذرت چاہوں گا۔ بھئی! مہربانی۔اللہ آپ کو خوش رکھے۔آپ تشریف رکھیں۔آپ تشریف رکھیں۔بہن! آپ تشریف رکھیں۔مجھے کام کرنے دیں۔(قطع کلامیاں)

آوازیں:جناب سپیکر!ایک مرتبہ پھر شعر سنائیں۔

جناب سپیکر: پھر پڑھیں گے۔آج کی یہ نشست اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے آرٹیکل130 کی کلاز3 کے تحت وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف پر اعتماد کی قرار داد پر ووٹنگ کے لئے مخصوص ہے۔ سیکرٹری اسمبلی اس کے طریق کار کے بارے میں وضاحت کریں گے۔

وزیر اعلیٰ پر اعتماد کے ووٹ کا طریق کار

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 22 کے تحت وزیر اعلیٰ پر اعتماد کی قرارداد پر آج بھی اس طریق کار سے ووٹنگ کرائی جائے گی۔ جس طریقے سے کل 8۔جون2008 کو وزیر اعلیٰ کی ascertainment کے لئے ہوئی تھی۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے گوشوارہ دوم کے مطابق ووٹ ریکارڈ کروانے کی کارروائی کچھ اس طرح ہو گی۔

"جونہی سپیکر صاحب کارروائی کا باقاعدہ آغاز کریں گے تو پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں گی تاکہ اگر کوئی معزز ممبران اوپر تشریف فرما ہیں یا ایوان میں موجود نہ ہوں تو وہ main chamber میں تشریف لا سکیں۔ جونہی گھنٹیاں بجنا بند ہوں گی لابیوں کے تمام دروازے lock کر دیئے جائیں گے۔جب تک ووٹنگ مکمل نہیں ہو جاتی کسی معزز ممبر یا عملے کے کسی شخص کو اندر آنے یا باہر جانے کی اجازت نہیں ہو گی۔ پھر جناب سپیکر قرارداد کے محرک کو وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کے حق میں اعتماد کی قرارداد

پیش کرنے کی دعوت دیں گے اور محرک اپنی قرارداد پیش کریں گے جو معزز ممبران ان کے حق میں ووٹ دینا چاہیں گے وہ قطار میں جناب سپیکر کے دائیں جانب والی لابی کے دروازے سے گزریں گے اس دروازے پر ان کے ووٹ کااندراج کرنے کے لئے شمار کنندہ کھڑا ہے۔ووٹ کااندراج کروانے کے لئے ہر معزز رکن اپناڈویژن نمبر پکاریں گے، شمار کنندہ ڈویژن لسٹ میں سے ان کے نام پر نشان لگانے سے پہلے ہر معزز ممبر کا نام پکارے گا، معزز ممبر اس امر کااطمینان کرنے کے بعد کہ ان کے ووٹ کااندراج ہو چکاہے لابی میں چلے جائیں گے اور ووٹنگ مکمل ہونے سے پہلے ایوان میں دوبارہ تشریف نہیں لا سکیں گے۔ووٹوں کااندراج مکمل ہونے کے بعد ڈویژن لسٹوں سے ووٹوں کی گنتی کی جائے گی پھر دو منٹ تک دوبارہ گھنٹیاں بجائی جائیں گی اور لابیوں کے دروازے کھول دیئے جائیں گے تاکہ معزز ممبران لابی سے اپنی نشستوں پر تشریف لے آئیں۔ گھنٹی بند ہونے پر جناب سپیکر ووٹنگ کا اعلان فرمائیں گے۔" شکریہ۔

جناب سپیکر: اب ہم کارروائی کا باقاعدہ آغاز کرتے ہیں۔اگر کوئی معزز ممبر گیلری میں ہیں تو نیچے ایوان میں آجائیں۔اب پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: اب گھنٹیاں بند ہو چکی ہیں۔ تمام لابیوں کے دروازے lockکر دیئے جائیں، باہر کی لابی کو بھی lockکر دیا جائے اور کسی بھی معزز ممبر یا عملے کے دیگر شخص کو باہر جانے یا اندر آنے کی اجازت نہ دی جائے۔

سردار دوست محمد خان کھوسہ ایم۔پی۔اے پی پی۔244 کی طرف سے وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف پر اعتماد کی قرارداد کا نوٹس موصول ہوا ہے۔ سردار دوست محمد خان کھوسہ اپنی قرارداد پیش کریں۔

وزیر اعلیٰ پر اعتماد کے اظہار کی قرارداد

سردار دوست محمد خان کھوسہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"یہ ایوان میاں محمد شہباز شریف پر بحیثیت وزیر اعلیٰ پنجاب اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین 1973 کے آرٹیکل 130 کے ضمن (3) کی مقتضیات کے مطابق مکمل اعتماد کا اظہار کرتا ہے۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"یہ ایوان میاں محمد شہباز شریف پر بحیثیت وزیر اعلیٰ پنجاب اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین 1973 کے آرٹیکل 130 کے ضمن (3) کی مقتضیات کے مطابق مکمل اعتماد کا اظہار کرتا ہے۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

"یہ ایوان میاں محمد شہباز شریف پر بحیثیت وزیر اعلیٰ پنجاب اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین 1973 کے آرٹیکل 130 کے ضمن (3) کی مقتضیات کے مطابق مکمل اعتماد کا اظہار کرتا ہے۔"

جو معزز اراکین میاں محمد شہباز شریف رکن صوبائی اسمبلی پنجاب پی پی۔48 کے حق میں ووٹ دینا چاہتے ہیں وہ ایک قطار میں میرے دائیں طرف والے دروازے سے ووٹ کا اندراج کروائیں۔ اس کے بعد لابی میں تشریف لے جائیں۔ تمام معزز ممبران اس وقت تک لابی میں موجود رہیں گے جب تک دوبارہ گھنٹیاں نہ بجائی جائیں۔

ڈویژن لسٹ کے مطابق وزیر اعلیٰ پر اعتماد
کی قرارداد کے حق میں ڈالے گئے ووٹ

(ڈویژن لسٹ کے مطابق مندرجہ ذیل 266 معزز اراکین اسمبلی نے
میاں محمد شہباز شریف کے حق میں ووٹ ڈالے)

نمبر شمار	ووٹر کا نام	ووٹر کی شناخت
1.	راجہ فیاض سرور	پی پی 1
2.	راجہ طارق کیانی	پی پی 3
3.	چودھری سرفراز افضل	پی پی 6
4.	محترمہ عمر فاروق	پی پی 8
5.	چودھری محمد ایاز	پی پی 9
6.	جناب ضیاء اللہ شاہ	پی پی 11
7.	جناب شہریار ریاض	پی پی 12
8.	جناب یاسر رضا ملک	پی پی 13
9.	راجہ حنیف عباسی (ایڈووکیٹ)	پی پی 14
10.	جناب شاہان ملک	پی پی 15
11.	جناب شجاع خانزادہ	پی پی 16
12.	ملک خرم علی خان	پی پی 18
13.	محترمہ عفت لیاقت علی خان	پی پی 20
14.	جناب تنویر اسلم ملک	پی پی 21
15.	چودھری محمد ثقلین	پی پی 24
16.	جناب محمد فیاض	پی پی 25
17.	چودھری ندیم خادم	پی پی 26
18.	نوابزادہ سید شمس حیدر	پی پی 27
19.	مہرب نواز لک	پی پی 29

نمبر شمار	ووٹر کا نام	ووٹر کی شناخت
20.	جناب طاہر احمد سندھو	پی پی 30
21.	چودھری محمد اویس اسلم مڈھانہ	پی پی 31
22.	چودھری عبدالرزاق ڈھلوں	پی پی 33
23.	جناب رضوان نوویز گل	پی پی 34
24.	سردار کامل گجر	پی پی 35
25.	رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان	پی پی 36
26.	جناب غلام نظام الدین سیالوی	پی پی 37
27.	محترمہ شہزادی عمرزادی ٹوانہ	پی پی 38
28.	ملک محمد جاوید اقبال اعوان	پی پی 39
29.	جناب کرم الٰہی بندیال	پی پی 40
30.	جناب محمد آصف ملک	پی پی 41
31.	ملک محمد وارث کلو	پی پی 42
32.	جناب عبدالحفیظ خان	پی پی 43
33.	جناب عامر حیات خان روکھڑی	پی پی 44
34.	جناب علی حیدر نور خان نیازی	پی پی 45
35.	جناب محمد فیروز جوئیہ	پی پی 46
36.	جناب محمد ثناء اللہ خان مستی خیل	پی پی 47
37.	میاں محمد شہباز شریف	پی پی 48
38.	جناب سعید اکبر خان	پی پی 49
39.	ملک عادل حسین اترا	پی پی 50
40.	حاجی لیاقت علی	پی پی 51
41.	میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا	پی پی 53
42.	رائے محمد شاہ جہاں خان	پی پی 54
43.	ملک شمشیر حیدر روٹو	پی پی 57

نمبر شمار	ووٹر کا نام	ووٹر کی شناخت
44.	راؤ کاشف رحیم خان	پی پی 60
45.	چودھری رضا نصر اللہ گھمن	پی پی 62
46.	جناب ظفر اقبال ناگرہ	پی پی 64
47.	راجہ ریاض احمد	پی پی 65
48.	رانا محمد افضل خان	پی پی 66
49.	جناب شفیق احمد گجر	پی پی 68
50.	جناب خالد امتیاز خان بلوچ	پی پی 69
51.	ملک محمد نواز	پی پی 71
52.	خواجہ محمد اسلام	پی پی 72
53.	الحاج محمد الیاس چنیوٹی	پی پی 73
54.	سید حسن مرتضیٰ	پی پی 74
55.	جناب محمد مسعود لالی	پی پی 80
56.	جناب افتخار احمد خان	پی پی 81
57.	حاجی محمد اسحاق	پی پی 85
58.	محترمہ نیلم جبار چودھری	پی پی 86
59.	لیفٹیننٹ کرنل (ر) سردار محمد ایوب خان	پی پی 87
60.	محترمہ نازیہ راحیل	پی پی 88
61.	مخدوم سید علی رضا شاہ	پی پی 89
62.	میاں محمد رفیق	پی پی 90
63.	جناب عمران خالد بٹ	پی پی 91
64.	ڈاکٹر محمد اشرف چوہان	پی پی 92
65.	چودھری محمد طارق گجر	پی پی 93
66.	جناب محمد سعید مغل	پی پی 94
67.	محترمہ شازیہ اشفاق مٹو	پی پی 95

نمبر شمار	ووٹر کا نام	ووٹر کی شناخت
.68	شیخ ممتاز احمد	پی پی 96
.69	جناب غلام سرور	پی پی 97
.70	جناب محمد ارقم خان	پی پی 98
.71	جناب ذوالفقار علی بھنڈر	پی پی 100
.72	جناب شوکت منظور چیمہ	پی پی 104
.73	ملک فیاض احمد	پی پی 105
.74	چودھری محمد اسد اللہ	پی پی 106
.75	حاجی ناصر محمود	پی پی 111
.76	جناب تنویر اشرف کائرہ	پی پی 112
.77	چودھری عرفان الدین	پی پی 115
.78	جناب طارق محمود ساہی	پی پی 116
.79	جناب آصف بشیر بھگت	پی پی 117
.80	جناب وسیم افضل گوندل	پی پی 119
.81	جناب طارق محمود علوانہ	پی پی 120
.82	جناب محمد اخلاق	پی پی 122
.83	جناب عمران اشرف	پی پی 123
.84	چودھری طاہر محمود ھندلی (ایڈووکیٹ)	پی پی 125
.85	جناب تنویر الاسلام	پی پی 126
.86	جناب منور احمد گل	پی پی 127
.87	جناب جمیل اشرف	پی پی 129
.88	جناب یحیٰ گل نواز	پی پی 130
.89	جناب لیاقت علی گھمن	پی پی 131
.90	جناب اویس قاسم خان	پی پی 132
.91	محترمہ ثمینہ وسیم بٹ	پی پی 135

نمبر شمار	ووٹر کا نام	ووٹر کی شناخت
92.	رانا محمد اقبال خان	پی پی 137
93.	ڈاکٹر اسد اشرف	پی پی 138
94.	خواجہ عمران نذیر	پی پی 139
95.	جناب محمد آجاسم شریف	پی پی 140
96.	خواجہ سلمان رفیق	پی پی 142
97.	چودھری شہباز احمد	پی پی 143
98.	جناب وسیم قادر	پی پی 144
99.	جناب محمد نوید انجم	پی پی 145
100.	جناب اللہ رکھا	پی پی 146
101.	جناب محسن لطیف	پی پی 147
102.	حافظ میاں محمد نعمان	پی پی 148
103.	رانا مشہود احمد خان	پی پی 149
104.	مہر اشتیاق احمد	پی پی 150
105.	جناب اعجاز احمد خان	پی پی 151
106.	ڈاکٹر سعید الہٰی	پی پی 152
107.	جناب رمضان صدیق	پی پی 153
108.	میاں نصیر احمد	پی پی 155
109.	جناب محمد یٰسین سوہل	پی پی 156
110.	جناب محمد تجمل حسین	پی پی 157
111.	جناب غلام حبیب اعوان	پی پی 158
112.	جناب فاروق یوسف گھرکی	پی پی 159
113.	رانا مبشر اقبال	پی پی 160
114.	چودھری عبدالغفور	پی پی 161
115.	جناب محمد خرم گلفام	پی پی 162

نمبر شمار	ووٹر کا نام	ووٹر کی شناخت
116.	جناب خرم اعجاز چٹھہ	پی پی 163
117.	پیر محمد اشرف رسول	پی پی 164
118.	چودھری علی اصغر منڈا	پی پی 165
119.	چودھری غلام نبی	پی پی 167
120.	راناتنویر احمد ناصر	پی پی 168
121.	جناب محمد جاوید بھٹی	پی پی 169
122.	جناب طارق محمود باجوہ	پی پی 170
123.	جناب شاہ جہاں احمد بھٹی	پی پی 172
124.	سید ابرار حسین شاہ	پی پی 173
125.	رائے محمد اسلم خان	پی پی 174
126.	جناب محمد یعقوب ندیم سیٹھی	پی پی 175
127.	ملک اختر حسین نول	پی پی 176
128.	حاجی محمد نعیم صفدر انصاری	پی پی 177
129.	جناب احمد علی ٹولو	پی پی 178
130.	سردار محمد حسین ڈوگر	پی پی 179
131.	جناب احسن رضا خان	پی پی 180
132.	جناب امجد علی میئو	پی پی 182
133.	رائے فاروق عمر خان کھرل	پی پی 185
134.	جناب جاوید علاؤالدین ساجد	پی پی 186
135.	محترمہ روبینہ شاہین وٹو	پی پی 188
136.	جناب محمد اشرف خان سوہنا	پی پی 190
137.	میاں یاور زمان	پی پی 191
138.	ملک علی عباس کھوکھر	پی پی 192
139.	جناب محمد معین وٹو	پی پی 193

نمبر شمار	ووٹر کا نام	ووٹر کی شناخت
.140	جناب شاہد محمود خان	پی پی 194
.141	جناب عامر سعید انصاری	پی پی 195
.142	جناب عبدالوحید چودھری	پی پی 196
.143	حاجی احسان الدین قریشی	پی پی 197
.144	ملک محمد عامر ڈوگر	پی پی 198
.145	سید ناظم حسین شاہ	پی پی 199
.146	جناب احمد حسین ڈاہر	پی پی 200
.147	ملک محمد عباس راں	پی پی 201
.148	ڈاکٹر محمد اختر ملک	پی پی 202
.149	جناب محمد عامر غنی	پی پی 203
.150	میاں محمد شفیق آرائیں	پی پی 207
.151	جناب محمد اکرم خان کانجو	پی پی 208
.152	رانا اعجاز احمد نون	پی پی 209
.153	جناب عباس ظفر ہراج	پی پی 213
.154	جناب نشاط احمد خان ڈاہا	پی پی 214
.155	رانا بابر حسین	پی پی 217
.156	جناب محمد جمیل شاہ	پی پی 218
.157	ملک ندیم کامران	پی پی 221
.158	جناب محمد حفیظ اختر چودھری	پی پی 223
.159	جناب شہزاد سعید چیمہ	پی پی 224
.160	چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ)	پی پی 228
.161	ڈاکٹر فرخ جاوید	پی پی 230
.162	چودھری فیاض احمد وڑائچ	پی پی 232
.163	سردار خالد سلیم بھٹی	پی پی 233

نمبر شمار	ووٹر کا نام	ووٹر کی شناخت
164.	جناب شہریار علی خان	پی پی 234
165.	ملک نوشیر خان لنگڑیال	پی پی 235
166.	جناب محمد نعیم اختر خان	پی پی 237
167.	جناب آصف سعید منیس	پی پی 238
168.	سردار محمد خان کھچی	پی پی 239
169.	سردار میر بادشاہ خان قیصرانی	پی پی 240
170.	جناب محمد امجد فاروق خان کھوسہ	پی پی 242
171.	سردار دوست محمد خان کھوسہ	پی پی 244
172.	سردار شیر علی خان گورچانی	پی پی 247
173.	سردار اطہر حسن خان گورچانی	پی پی 248
174.	سردار محمد امان اللہ خان دریشک	پی پی 249
175.	سردار شوکت حسین مزاری	پی پی 250
176.	ملک بلال احمد کھر	پی پی 252
177.	چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا	پی پی 253
178.	جناب ارشاد احمد خان	پی پی 254
179.	ملک احمد کریم قسور لنگڑیال	پی پی 257
180.	جناب اللہ وسایا المعروف چنوں خان لغاری	پی پی 259
181.	جناب شہزاد رسول خان	پی پی 260
182.	جناب احمد علی اولکھ	پی پی 262
183.	رائے صفدر عباس بھٹی	پی پی 263
184.	سردار قیصر عباس خان مگسی	پی پی 264
185.	مہر اعجاز احمد اچلانہ	پی پی 265
186.	جناب افتخار علی کھتران المعروف بابر خان	پی پی 266
187.	صاحبزادہ محمد غزین عباسی	پی پی 268

نمبر شمار	ووٹر کا نام	ووٹر کی شناخت
188.	ملک جہاں زیب وارن	پی پی 269
189.	جناب شاہ رخ ملک	پی پی 270
190.	جناب ذوالفقار علی	پی پی 271
191.	ملک محمد اقبال چنڑ	پی پی 272
192.	میاں محمد کاظم علی پیرزادہ	پی پی 273
193.	جناب محمد صفدر گل	پی پی 274
194.	چودھری ممتاز احمد جھجہ	پی پی 275
195.	جناب محمد طارق امین ہوتیانہ	پی پی 278
196.	رانا عبدالرؤف	پی پی 279
197.	جناب آصف منظور موہل	پی پی 280
198.	میاں محمد علی لالیکا	پی پی 281
199.	سردار محمد افضل تتلہ	پی پی 282
200.	چودھری شوکت محمود بسرا	پی پی 283
201.	جناب محمد رؤف خالد	پی پی 284
202.	جناب غضنفر علی خان	پی پی 285
203.	قاضی احمد سعید	پی پی 286
204.	کرنل (ریٹائرڈ) نوید اقبال ساجد	پی پی 287
205.	میاں محمد اسلم (ایڈووکیٹ)	پی پی 289
206.	مخدوم محمد ارتضیٰ	پی پی 291
207.	مخدوم سید احمد محمود	پی پی 292
208.	انجینئر جاوید اکبر ڈھلوں	پی پی 293
209.	جناب جاوید حسن گجر	پی پی 294
210.	چودھری محمد شفیق	پی پی 296
211.	جناب رئیس ابراہیم خلیل احمد	پی پی 297

نمبر شمار	ووٹر کا نام	ووٹر کی شناخت
212.	محترمہ زیب جعفر	ڈبلیو 298
213.	محترمہ طیبہ ضمیر	ڈبلیو 299
214.	محترمہ غزالہ سعد رفیق	ڈبلیو 300
215.	محترمہ نفیسہ امین	ڈبلیو 301
216.	محترمہ افشاں فاروق	ڈبلیو 302
217.	محترمہ فرح دیبا	ڈبلیو 303
218.	محترمہ انجم صفدر	ڈبلیو 304
219.	محترمہ عارفہ خالد پرویز	ڈبلیو 305
220.	محترمہ یاسمین خان	ڈبلیو 306
221.	محترمہ شمائلہ رانا	ڈبلیو 307
222.	محترمہ شمیلہ اسلم	ڈبلیو 308
223.	محترمہ فریحہ نایاب	ڈبلیو 309
224.	محترمہ مائزہ حمید	ڈبلیو 310
225.	محترمہ صائمہ عزیز محی الدین	ڈبلیو 311
226.	محترمہ کرن ڈار	ڈبلیو 312
227.	محترمہ محمودہ چیمہ	ڈبلیو 313
228.	محترمہ نسیم ناصر خواجہ	ڈبلیو 314
229.	محترمہ راحیلہ خادم حسین	ڈبلیو 315
230.	ڈاکٹر غزالہ رضا رانا	ڈبلیو 316
231.	ڈاکٹر زمرد یاسمین رانا	ڈبلیو 317
232.	محترمہ دیبا مرزا	ڈبلیو 318
233.	محترمہ شمسہ گوہر	ڈبلیو 319
234.	محترمہ انیلہ اختر چودھری	ڈبلیو 320
235.	محترمہ سکینہ شاہین خان	ڈبلیو 321

نمبر شمار	ووٹر کا نام	ووٹر کی شناخت
236.	محترمہ لیلیٰ مقدس	ڈبلیو 322
237.	محترمہ شگفتہ شیخ	ڈبلیو 323
238.	محترمہ ریحانہ اعجاز	ڈبلیو 324
239.	محترمہ نگہت ناصر شیخ	ڈبلیو 325
240.	محترمہ راحت اجمل	ڈبلیو 326
241.	محترمہ ریحانہ حدیث	ڈبلیو 327
242.	محترمہ نرگس فیض ملک	ڈبلیو 328
243.	محترمہ آصفہ فاروقی	ڈبلیو 329
244.	محترمہ کشور قیوم	ڈبلیو 330
245.	محترمہ نجمی سلیم	ڈبلیو 332
246.	محترمہ فوزیہ بہرام	ڈبلیو 333
247.	محترمہ ناظمہ جواد ہاشمی	ڈبلیو 334
248.	محترمہ طلعت یعقوب	ڈبلیو 335
249.	محترمہ ساجدہ میر	ڈبلیو 336
250.	محترمہ نرگس پروین اعوان	ڈبلیو 337
251.	محترمہ سفینہ صائمہ کھر	ڈبلیو 338
252.	محترمہ آمنہ بٹر	ڈبلیو 339
253.	محترمہ رفعت سلطانہ ڈار	ڈبلیو 340
254.	محترمہ صغیرہ اسلام	ڈبلیو 341
255.	محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری	ڈبلیو 342
256.	محترمہ فائزہ احمد ملک	ڈبلیو 343
257.	محترمہ شبینہ ریاض	ڈبلیو 344
258.	ڈاکٹر مسرت حسن	ڈبلیو 345
259.	محترمہ ثمینہ نوید (ایڈووکیٹ)	ڈبلیو 346

نمبر شمار	ووٹر کا نام	ووٹر کی شناخت
.260	ڈاکٹر عاصمہ ممدوٹ	ڈبلیو 363
.261	جناب کامران مائیکل	اقلیتی نشست364
.262	جناب جوئیل عامر سہوترا	اقلیتی نشست365
.263	راناآصف محمود	اقلیتی نشست366
.264	جناب خلیل طاہر سندھو	اقلیتی نشست367
.265	جناب پرویز رفیق	اقلیتی نشست368
.266	جناب طاہر نوید	اقلیتی نشست369

جناب سپیکر: ووٹنگ مکمل ہو گئی ہے۔ سیکرٹری اسمبلی ڈویژن لسٹوں سے ووٹوں کی گنتی کریں۔

(گنتی کی گئی)

جناب سپیکر: گنتی مکمل ہو چکی ہے۔ دو منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔ دروازے کھول دیئے جائیں اور معزز اراکین جو لابی میں تشریف فرما ہیں ان سے درخواست ہے کہ ہاؤس میں تشریف لے آئیں۔

(اس مرحلہ پر دو منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

(معزز ممبران لابی سے واپس ہاؤس میں تشریف فرما ہوئے)

جناب سپیکر: معزز ممبران! ووٹوں کی گنتی کر لی گئی ہے اور اس کا نتیجہ یہ ہے کہ پیش کردہ قرارداد کے حق میں 266 ووٹ ڈالے گئے ہیں لہذا آئین کے آرٹیکل 130 کے ضمن (3) کے مطابق "میاں محمد شہباز شریف" نے بطور وزیر اعلیٰ پنجاب اسمبلی سے اعتماد کا ووٹ حاصل کر لیا ہے۔ اب میں آپ تمام حضرات سے ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں۔ آپ نے مجھ پر اعتماد کر کے مجھے ہاؤس کا custodian بنایا ہے تو میں آپ کے وقت میں سے چند منٹ لینا چاہتا ہوں۔ یہ وقت آپ کا ہے، آپ کی امانت ہے اور میں آپ کے وقت میں سے چند منٹ لینا چاہتا ہوں۔ پہلے تو آپ مجھ سے وقت لیتے ہیں لیکن آج میں آپ سے چند منٹ مستعار مانگ رہا ہوں۔ میاں صاحب! وزیر اعلیٰ منتخب ہونے پر میں آپ کو، آپ کی تمام ٹیم، پارٹی کے تمام عہدیداران، allied parties اور پنجاب کے عوام کو دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

مجھے یہ بات کہنے میں کوئی امر مانع نہیں کہ:۔

"You are the son of the soil" and yet I have not seen such an intelligent Chief Minister of the Punjab before this. I should further say that you are "Mr. Know All". You know each and every thing about the society, about the Punjab. You know all the officials. You know all the parliamentarians. You know all the industrialists.

میرے خیال میں شاعر نے تو یہ کہا ہے کہ:

ہم وہ راہی ہیں جو منزل کی خبر رکھتے ہیں

میں "ہم" کی بجائے "آپ" کہہ رہا ہوں۔ میں آپ کے متعلق کہہ رہا ہوں کہ

آپ وہ راہی ہیں جو منزل کی خبر رکھتے ہیں
پاؤں کانٹوں پہ، شگوفوں پہ نظر رکھتے ہیں
(نعرہ ہائے تحسین)

میاں محمد شہباز شریف!

تو راہ نورد شوق ہے منزل نہ کر قبول
لیلیٰ بھی ہم نشین ہو تو محمل نہ کر قبول
تو شاہیں ہے ، پرواز ہے کام تیرا
تیرے سامنے آسماں اور بھی ہیں

میں آخر میں ایک مرتبہ پھر میاں شہباز شریف کو دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں اور شکریہ آپ کا ادا کرتا ہوں کیونکہ آپ نے مجھے بات کرنے کے لئے وقت دیا ہے۔ اللہ نگہبان۔ جناب وزیر اعلیٰ پنجاب سے میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ وہ آپ سے مخاطب ہوں۔ آپ کے خطاب سے پہلے میں ایک چھوٹی سی بات اور کہنا چاہتا ہوں کہ میاں محمد شہباز شریف کے اندر۔۔۔ (قطع کلامیاں)

میں بتا رہا ہوں آپ میری بات تو سنیں۔ میاں محمد شہباز شریف کے اندر پندرہ کمپیوٹرز لگے ہوئے ہیں ان کا تو سب کو پتا ہونا چاہئے۔ دس کمپیوٹرز ان کی انگلیوں میں ہیں دو ان کی آنکھوں میں ہیں دو ان

کے کانوں میں ہیں ایک ان کے منہ میں ہے اور دماغ میں کتنے ہیں ان کا کسی کو کوئی پتا نہیں۔ شکریہ۔(نعرہ ہائے تحسین)

وزیراعلیٰ پنجاب!

وزیراعلیٰ پر اعتماد کے اظہار کا اعلامیہ

No. PAP/Legis-1(34)/2008/1155. Dated 9th June 2008. Mian Muhammad Shahbaz Sharif, Chief Minister, Punjab, has obtained the vote of confidence, as required under clause (3) of Article 130 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, 1973 from the Provincial Assembly of the Punjab at its sitting held on Monday, 9th June 2008.

MAQSOOD AHMAD MALIK
Secretary

وزیراعلیٰ کا ایوان سے خطاب

وزیراعلیٰ: جناب سپیکر! سب سے پہلے میں آپ کا دل کی گہرائیوں سے شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھ ناچیز کے بارے میں جو تعریفی کلمات کہے ہیں میں اپنے آپ کو اس کے ہر گز لائق نہیں سمجھتا لیکن اس بات کا میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ آپ نے میرے بارے میں جو خیالات فرمائے میں اس ایوان کی مدد سے اور اللہ تعالیٰ کے کرم سے انشاء اللہ ہم مل کر آپ کی، اس ایوان کی اور پنجاب کے عوام کی توقعات پر پورا اترنے کے لئے کوئی کسر نہیں چھوڑیں گے۔ البتہ میں کوشش کروں گا کہ آئندہ ،آپ نے جو آج ارشادات فرمائے اور انگریزی میں ہم کلام ہوئے میں ان دونوں چیزوں سے آئندہ پرہیز کروں گا۔(قہقہے)

جناب سپیکر! اس لئے بھی کہ میں سپیکر صاحب کا مقابلہ نہیں کر سکوں گا۔ یہ بات شاید اس زمرے میں آئے گی کہ میں آپ کی اور آپ کے خاندان کی تعریف کر رہا ہوں لیکن ہر گز ایسی بات نہیں ہے۔ آپ کے مرحوم والد گرامی رانا پھول محمد خان سے 1985 میں ہماری ملاقات ہوئی تو ان کی اور آپ کے خاندان کی commitment اور politics میں جو آپ کی خدمات ہیں آپ کے والد صاحب کی خدمات ہیں اور جن کو آپ آگے لے کر چل رہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ آپ نے اور آپ کے

خاندان نے اس صوبے میں ایک مقام پیدا کیا ہے اور آپ کی اپنی ذات بڑی حلیم ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس منصب پر آپ کو اس ایوان کی support کے ساتھ فائز کیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ آپ کی جو حلیمی طبع ہے اور میری اس میں کوئی دو آراء نہیں کہ آپ انشاء اللہ ہر وقت اور ہر مشکل میں، ہر چیلنج میں اس ایوان کو ساتھ لے کر چلیں گے۔(نعرہ ہائے تحسین)

یہ ایوان آپ سے رہنمائی حاصل کرے گا۔ اس کے بعد میں آج کسی تقریر کے موڈ میں نہیں بلکہ کسی کی تقریر کے جو چند الفاظ ہیں ان کا اعادہ کروں گا۔ میں اس ایوان میں موجود اپنے تمام بھائیوں اور بہنوں کا ایک دفعہ پھر دل کی گہرائیوں سے شکر گزار ہوں کہ انہوں نے آج پھر مجھ پر اعتماد کا vote cost کیا ہے۔ میں پیپلز پارٹی کے یہاں پر قائد جناب راجہ ریاض کا، اپنی اتحادی پارٹی پی۔ایم۔ایل (ایف) جناب مخدوم احمد محمود کا ایم۔ایم۔اے کے میرے بھائی علی صاحب اور پاکستان مسلم لیگ (ن) کے قائد میاں محمد نواز شریف مسلم لیگ (ن) کی لیڈر شپ اور پیپلز پارٹی کے شریک چیئرمین جناب آصف علی زرداری کا اور ان کی لیڈر شپ کا میں شکر گزار ہوں کہ انہوں نے مجھ پر اعتماد کا اظہار کیا اور میں ان کو دوبارہ اس بات کا یقین دلاتا ہوں کہ میں میری ٹیم اور یہ پورا ہاؤس انشاء اللہ مل کر پنجاب کے عوام کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو تیار پاتا ہے اور بغیر کسی ایک لمحے کے ضائع کئے ہم انشاء اللہ کمر بستہ ہیں اور کوئی پہاڑ ہماری راہ میں رکاوٹ نہیں ہوگا۔ نہ کوئی دریا نہ کوئی سمندر ہماری راہ میں رکاوٹ ہوگا۔ انشاء اللہ ان تمام مشکلات کو عبور کریں گے اور پنجاب کو ایک مثالی صوبہ بنائیں گے۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر دو تین باتیں عرض کروں گا کہ میری بہنیں خواتین ممبرز یہاں پر بیٹھی ہیں۔ میں ان کے توسط سے عرض کروں گا کہ خواتین پاکستان کا پچاس فیصد ہیں یا شاید اس سے بھی زیادہ ہوں۔ یہ ایک بہت بڑی فورس ہے، ایک بہت بڑی طاقت ہے۔ آپ دیہاتوں میں جائیں میں اپنے بھائی ممبران جن کا تعلق دیہات سے ہے اس بات کی توثیق کریں گے کہ دیہاتوں میں شاہ ویلے، آپ مجھ سے بہتر جانتے ہیں کہ شاہ ویلے کے لئے، لوڈے ویلے کے لئے، میری بہنیں اپنے بھائیوں کے لئے، اپنے خاوندوں کے لئے لسی مکئی کی روٹی اور مکھن کے پیڑے لے کر جاتی ہیں۔ میں بڑے ادب سے عرض کروں گا کہ ان کی جو contribution ہے ہماری معاش میں، ہماری سماج میں وہ outstanding ہے۔ حالانکہ وہ اتنی تعلیم یافتہ نہیں۔ پھر وہاں پر وہ چارے کا انتظام بھی کرتی ہیں پھر اپنے گھر کے افراد کا بھی خیال رکھتی ہیں، بچوں کی تعلیم اور ان کے شعور کا بھی انتظام کرتی ہیں۔ تو میں

یہ سمجھتا ہوں کہ ان کی جو خدمات ہیں ان کی جو contribution ہے نسبتاً کم تعلیم ہونے کے باوجود بھی وہ outstanding ہے۔ اگر آپ حساب لگائیں تو میں سمجھتا ہوں کہ ہماری economy میں ان کی بڑی productive، بڑی منفعت بخش خدمات ہیں۔ میں یہاں پر اپنی بہنوں سے یہ گزارش کروں گا کہ آپ آئیں اور منصوبہ بندی کریں۔ میں یہاں پر یورپ کی مثال بھی نہیں دیتا، میں یہاں پر مغرب کی مثال نہیں دیتا، میں امریکہ کی مثال بھی نہیں دیتا بلکہ میں یہاں پر اسلامی ممالک کی مثال دینا چاہتا ہوں۔ میں کاسابلانکا سے لے کر کوالالمپور کی مثال دینا چاہتا ہوں۔ بعض ہمارے اسلامی ملک ہیں جہاں پر ہماری بہنیں، ہماری مائیں بالکل اسلامی طرز عمل اختیار کرکے اپنی قومی ترقی میں بے پناہ خدمات سرانجام دے رہی ہیں اور بے پناہ contribute کر رہی ہیں۔ میں آپ کو مصر کی مثال دیتا ہوں میں آپ کو اردن کی مثال دیتا ہوں اور آپ کو جدید دور میں ملائشیا کی مثال دیتا ہوں، آپ وہاں پر جائیں اور دیکھیں وہ وہاں پر خالی ٹیچرز نہیں ہیں۔ خالی آئی۔ٹی کے experts نہیں ہیں بلکہ وہ بنکرز ہیں، وہ Industrialist ہیں، وہ management کرتی ہیں، وہ وہاں پر سرمایہ کار ہیں، وہ وہاں پر contractors ہیں، وہ سڑکیں بناتی ہیں اور وہ سارا کچھ manage کرتی ہیں وہ دفاتر کو بھی چلاتی ہیں، ہسپتالوں کو چلاتی ہیں، وہ وہاں پر دفاتر میں کام کرتی ہیں، وہ بیوروکریٹس ہیں، وہ افسر شاہی کا حصہ ہیں، وہ زندگی کے ہر شعبے میں موجود ہیں اور انہوں نے ایک انقلاب برپا کر رکھا ہے۔ یہ ہے وہ پیغام جو چودہ سو سال پہلے قرآن حکیم نے ہمیں دیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ پیغام کہ اگر تعلیم کے لئے آپ کو چین جانا پڑے تو وہاں پر بھی جائیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس ابدی پیغام کو اگر ہم عملی جامہ نہیں پہنائیں گے تو نہ ہم صحیح معنوں میں اسلامی رفاہی جمہوریہ بن سکیں گے اور پھر ہم اقوام عالم میں بہت پیچھے رہ جائیں گے۔ ہمیں مغرب کی تقلید نہیں کرنی۔

جناب سپیکر! اگر میں آپ کو عرض کروں تو مجھے معاف کیجئے گا، ہاؤس سے بھی میں بڑی معذرت چاہوں گا لیکن حقیقت یہ ہے کہ آپ برطانیہ کو لے لیں، آپ سویڈن کو لے لیں ان کی رفاہی سٹیٹ کا نمونہ ہے اگر میں کہوں کہ وہ میثاق مدینہ کے مطابق ہے تو یہ غلط بات نہیں۔ ان کی ذاتی زندگیوں کو آپ ایک طرف کر دیں، میں ان کی اجتماعی صورت گری کی بات کرتا ہوں، میں ان کی collective wisdom کی بات کرتا ہوں کہ وہاں پر کوئی آدمی رات کو بھوکا نہیں سوتا، کوئی آدمی دوائی کے بغیر مر نہیں سکتا۔ یہاں پر لوگ دوائی کے بغیر مرتے ہیں۔ وہاں پر ہر ایک کو تعلیم مفت ہے اور جب وہ میٹرک یا O'Levels A'Levels کر لیتے ہیں تو وہاں پر اعلیٰ سے اعلیٰ یونیورسٹی ان پر اپنا

دروازہ بند نہیں کر سکتی چاہے کچھ ہو جائے۔ میرٹ ان کے راستے میں کوئی مشکل نہیں۔اگر وہ قابل ہیں تو پھر آکسفورڈ میں بھی اور کیمبرج میں بھی، چاہے وہ کسی ہاری کا بیٹا ہے یا تانگہ بان کا بیٹا ہے یا بڑے لارڈ کا بیٹا ہے یا جناب! کا بیٹا ہے، انہیں بغیر تمیز کے تعلیم کے مواقع مہیا ہوتے ہیں اور پھر کسی ماں کو دھچکا نہیں ہوتا کہ میرا بیٹا یا میری بیٹی سکول گئی ہے شاید وہ واپس آئیں گے یا نہیں؟ راستے میں کوئی خائن انہیں اغواء کر لے گا، کہیں مارا تو نہیں جائے گا، میں آپ کو دعوے سے کہتا ہوں کہ یہ میرے بھائی اور میری بہنیں اس بات کی گواہی دیں گے کہ آج پاکستان کے اس معاشرے میں جب بچے اور بچیاں سکولوں میں جاتی ہیں تو مائیں سجدہ ریز ہوتی ہیں کہ خدا کرے شام کو میری بیٹی گھر واپس خیریت سے لوٹ آئے۔ یہ اسلامی رفاہی مملکت نہیں ہے، یہ قائداعظم کا پاکستان نہیں ہے، یہ اقبال کا پاکستان نہیں ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر ہم نے قائد اور اقبال کا پاکستان بنانا ہے تو ان خواتین بہنوں کو اپنا role ادا کرنا ہوگا، آگے بڑھنا ہوگا اور بھرپور کردار ادا کرنا ہوگا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ہمیں کسی مغرب کی تقلید کرنے کی ضرورت نہیں۔ ان سے ہمیں اچھی باتیں لینی ہیں۔ تعلیم کے میدان میں انہوں نے جو کچھ کیا، علاج کے میدان میں انہوں نے جو کچھ کیا، لاء اینڈ آرڈر کے میدان میں انہوں نے جو کچھ کیا، اچھی باتیں ہیں یہاں ہمیں لینی چاہئیں یہ ہمارا حق ہے کہ ان سے مل کر کام کریں لیکن اسلامی اقدار میں اگر آپ ملائیشیا کی مثال لیں، اگر آپ جارڈن کی مثال لیں۔ انہوں نے وہاں پر انقلاب برپا کیا ہے تو میں اس ہاؤس کے behalf پر اپنی خواتین بہنوں کو پورے پنجاب میں یقین دلاتا ہوں کہ آئیں ہمارے ساتھ، ہمیں آپ lead کریں، ہمیں آپ مشورے دیں اور میں یہاں پر اس ایوان میں کھڑے ہو کر یہ اعلان کرنا چاہتا ہوں، پہلے بھی اپنی انتخابی تقاریر میں اس بات کا ذکر کر چکا ہوں کہ محل نما وزیر اعلیٰ ہاؤس جسے دوست محمد کھوسہ نے وزیر اعلیٰ بنتے ہی expose کیا تھا میں اپنی بہنوں کو دعوت دیتا ہوں، آئیں مجھے مشورہ دیں میں اس کو خواتین کی آئی۔ٹی یونیورسٹی بنانا چاہتا ہوں۔(نعرہ ہائے تحسین)

اس وقت کی افسر شاہی جس نے اس وقت چون وچرانہ کی اور اس محل کو بنانے کے لئے اس قوم کا ڈیڑھ ارب روپیہ غارت کیا جس کی قطعاً کوئی ضرورت نہیں تھی۔ آج وہ left اور right سے مشورے دینے میں لگے ہوئے ہیں کہ جناب! یہاں تو بڑا رش ہو جائے گا، یہاں پر گاڑیاں آ جائیں گی، یہاں پر یہ ہو جائے گا، یہاں پر وہ ہو جائے گا۔ یہاں پر تو یہ نہیں ہونا چاہئے۔ بھئی! تم اس وقت کہاں تھے جب اس غریب قوم کا ڈیڑھ ارب روپیہ خرچ ہو رہا تھا؟ میں کل بے شمار واقعات بتا چکا ہوں۔ میں انہیں

repeat کر کے ہاؤس کا وقت نہیں لوں گا۔ اس وقت تو آپ سوئے ہوئے تھے، اس وقت تو آپ کا ضمیر نہیں جاگا۔ آج آپ کو یکایک یاد آگیا۔ ہم اپنی بہنوں کو تعلیم کے زیور سے آراستہ کرنا چاہتے ہیں۔ یہ خواتین کی آئی۔ٹی یونیورسٹی ہر صورت بنے گی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

اس کے علاوہ میں یہاں پر اپنے اقلیتی بھائیوں کو مخاطب کرنا چاہتا ہوں کہ جناب! اس وطن کے اوپر اتنا ہی حق آپ کا ہے جتنا کہ باقی پاکستانیوں کا ہے۔ قائداعظم کا وہ قول حقوق اور legal rights کے حوالے سے ہمیشہ تک valid رہے گا۔ ہمیں کسی کے مذہب میں دخل دینے کی ضرورت ہے، نہ کسی کو ہمارے مذہب میں۔ ہمیں کسی کے اوپر کوئی قدغن نہیں لگانی چاہئے اور freedom، سہولت اور امن و سکون کے ساتھ ہر ایک کو اپنی عبادت گاہوں میں جانے کی کھلی چھٹی ہونی چاہئے۔ میں یہاں پر کسی بات کا کریڈٹ نہیں لینا چاہتا مگر میرے مسیحی بھائی بطور ممبران پنجاب اسمبلی یہاں پر موجود ہیں وہ جانتے ہیں کہ جب پچھلی مرتبہ مجھے یہاں Leader of the House چنا گیا تو جیسے محاورہ ہے، سر منڈاتے ہی اولے پڑے۔ میں سب سے پہلے خانیوال گیا تھا اور وہاں پر ایک مسیحی عبادت گاہ کے حوالے سے دو دن وہاں بیٹھا رہا جب تک کہ امن و سکون قائم نہ ہو گیا اور جب تک متحارب گروپ بیٹھ نہیں گئے اور ایک سال یا دو سال میں نہیں، ایک یا دو مہینے میں وہ عبادت گاہ دوبارہ مکمل ہوئی، اس کو renovate کر کے مکمل کیا گیا اور چلایا گیا۔ یہ ہے ہمارا اسلام کا ابدی پیغام اور اس کے اوپر ہمیں عمل پیرا ہونا ہے اور political terms میں legal parlance میں قائد کے فرمودات ہمیشہ value رہیں گے کہ حقوق کے حوالے سے ہم سب پاکستانی ہیں، ہم سب برابر ہیں۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ آپ کے حقوق کی پاسداری اس ایوان کی ذمہ داری ہے۔ آپ کے حقوق کی پاسداری ہماری ذمہ داری ہے اور آپ کو معاشرے میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہئے۔ کہیں کوئی راہ تنگ نہیں ہو گی اور کہیں کوئی مسئلہ کھڑا نہیں ہو گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

میں ایک دو اور باتوں کے اوپر عرض کر کے بات ختم کرنا چاہتا ہوں کہ جو contract employees ہیں خاص طور پر جو تعلیمی میدان میں لئے گئے ہیں ہم چاہتے ہیں کہ ہم ان کے interest کے خلاف ذرا بھر بھی کوئی بات نہ کریں لیکن یہ ایک سنجیدہ مسئلہ ہے۔ ہم تعلیمی میدان میں اپنے بچوں کے لئے، آپ کے بچوں کے لئے، قوم کے بچوں کے لئے ایسے استاد لے کر آنے ہیں جو انہیں mathematics کے میدان میں، سائنس کے میدان میں، ٹیکنالوجی کے میدان میں اور

انجینئرنگ کے میدان میں صحیح معنوں میں قوم کا معمار بنائے تو لہذا ٹیچر کا قابل اور صحیح ہونا میری نہیں، اس ایوان کی نہیں بلکہ پوری قوم کی ذمہ داری ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

میں سمجھتا ہوں کہ contract پر جو ٹیچرز ہیں اور میں یہاں پر کوئی verdict نہیں دے رہا، میں ان کو صرف آپ کے ذریعے ایوان کے behalf پر پیغام دے رہا ہوں کہ آپ کو قطعاً گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ یہ ہاؤس، یہ حکومت ایک کمیشن یا ایک کمیٹی بنائے گی اور وہ کمیٹی ان تمام معاملات کی جانچ پڑتال کرے گی اور میں سمجھتا ہوں کہ تعلیم کے حق میں وہ فیصلہ کرے گی جو قوم کے حق میں ہوگا، تعلیم کے حق میں ہوگا اور ان کے حق میں ہوگا۔

جناب سپیکر! میں اس کے علاوہ آخری بات یہ کرنا چاہتا ہوں کہ اس وقت دیہات کے سکولوں میں بچوں کا خاص طور پر بچیوں کا drop out rate اتنا زیادہ ہے کہ رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں، مشکلات پہاڑ نما ہیں لیکن میں اس ہاؤس کے behalf پر اور مجھے یقین ہے کہ اس ہاؤس کی، راجہ ریاض صاحب کی، پیپلز پارٹی کی، میری اپنی پارٹی کی، باقی اتحادی پارٹیوں کی اور حزب اختلاف کی سو فیصد support ہوگی۔ میں یہاں پر اللہ کے سہارے اور اس ہاؤس کی مدد سے ایک اعلان کرنا چاہتا ہوں کہ ہم 2010 میں پنجاب میں یونیورسل ایجوکیشن کریں گے، انشاء اللہ کوئی بچہ بچی سکول سے باہر نہیں رہے گی۔(نعرہ ہائے تحسین)

تمنا آبرو کی ہے اگر گلزار ہستی میں
تو کانٹوں میں الجھ کر زندگی کرنے کی خو کر لے
نہیں یہ شان خودداری چمن سے توڑ کر تجھ کو
کوئی دستار میں رکھ لے کوئی زیب گلو کر لے

شکریہ

جناب سپیکر: سینئر منسٹر راجہ ریاض احمد صاحب!

وزیر اعلیٰ کو مبارکبادیں

سینئر وزیر، وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): شکریہ۔ جناب سپیکر! میں سب سے پہلے میاں محمد شہباز شریف کو آج اس ہاؤس سے اعتماد کا ووٹ لینے پر پاکستان پیپلز پارٹی کے شریک چیئرمین جناب آصف علی زرداری، پوری قیادت، منتخب نمائندگان اور کارکنان کی طرف سے مبارکباد

پیش کرتا ہوں۔ میں یہ بھی امید کرتا ہوں کہ جس طرح انھوں نے پہلے اس صوبے میں good governance اور اپنے تجربے کی بنیاد پر بہت سے مسائل حل کئے تھے۔آج جو صوبہ پنجاب انہیں ورثے میں ملا ہے، یہ صوبہ پنجاب اس وقت صوبہ مسائلستان ہے اور پچھلے آٹھ سال پر میاں صاحب نے روشنی نہیں ڈالی کہ جس طرح اس صوبے کے خزانے کو لوٹا گیا، جس طرح اس صوبے کے اداروں کو لوٹا گیا، جس طرح یہاں پر لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال خراب رہی، جس طرح یہاں پر صحت کا اربوں روپے کا بجٹ ہے۔ میں آج سے دس دن پہلے سروسز ہسپتال میں گیا۔ میں نے وہاں پر چار مریضوں سے پوچھا کہ کیا آپ کو دوائی مفت ملی ہے؟ تو ان میں سے تین کا جواب تھا کہ ہم باہر سے دوائی خرید کر لاتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے میاں صاحب کو بتاؤں گا کہ تعلیم کے بارے میں بڑے نعرے لگائے گئے کہ تعلیم کو پنجاب میں مفت کر دیا گیا ہے لیکن میں چیلنج سے کہتا ہوں کہ بچوں سے فیس بھی لی جاتی ہے، کتابوں کے پیسے بھی لئے جاتے ہیں اور اس میں اربوں روپے کی کرپشن ہے۔ محکمہ صحت میں دوائیوں کا اربوں روپے کا فنڈ ہے۔ اگر ہسپتالوں میں ایک ڈاکٹر نے لگنا ہے تو اس کا فنڈ کے ساتھ کوئی تعلق نہیں تو وہ سفارشیں کیوں کرواتا ہے۔ اگر کسی نے ای۔ڈی۔او (ایجوکیشن) لگنا ہے، وہ ویسے بھی کسی جگہ پر کام کر رہا ہے تو اسے پوری تنخواہ ملتی ہے وہ کیوں سفارشیں کرواتا ہے اور کیوں ای۔ڈی۔او (ایجوکیشن) لگنے کے لئے رشوت دیتا ہے اس لئے کہ ایجوکیشن کے لئے جو پیسے پنجاب کی حکومت بھیجتی ہے وہ پیسے وہ افسران مل کر ہڑپ کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! اسی طرح اس وقت پنجاب کے تھانے بکتے ہیں جب صوبہ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کے حوالے کیا جا رہا ہے۔ میاں صاحب! آپ کے لئے ایک بہت بڑا چیلنج ہے۔ میں یہاں پر اگر آپ کو یہ کہوں کہ سب کچھ ٹھیک ہے تو میرے خیال میں ہم اندھیرے میں بات کریں گے۔ اس پورے ہاؤس کے لئے اس پوری حکومت کے لئے جس کی قیادت میاں محمد شہباز شریف کر رہے ہیں۔ ہم نے ایک بہت بڑا چیلنج قبول کیا ہے اور انشاء اللہ میاں صاحب میں آپ کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ آپ نے اور ہم نے مل کر یہ چیلنج قبول کیا ہے اس میں پاکستان پیپلز پارٹی اور اس کے منتخب نمائندے آپ کے شانہ بشانہ ہوں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

کل بڑی تفصیل سے ہر موضوع پر بات ہو گئی ہے۔ میری آپ کے توسط سے میاں صاحب سے یہ گزارش ہو گی کہ اب صوبے میں ایک مخلوط حکومت ہے اور مرکز میں بھی ایک مخلوط حکومت ہے۔

پنجاب میں اس مخلوط حکومت کو کامیاب کرنے کا پورے کا پورا انحصار میاں محمد شہباز شریف کے کندھوں پر ہے۔ ہماری طرف سے انشاء اللہ بھرپور تعاون ہوگا اور ہم یہ امید کریں گے کہ اس وقت آپ نے ان ممبران اسمبلی جنہوں نے آج آپ پر اعتماد کیا ہے اور کل آپ کو اپنا قیمتی ووٹ دیا ہے۔ اب چاہے وہ اقلیتی ممبران ہوں، چاہے وہ خواتین ہوں، چاہے وہ مسلم لیگ (ن) سے ہیں چاہے وہ پاکستان پیپلز پارٹی سے ہیں، چاہے وہ ایم۔ایم۔اے سے ہیں اور چاہے وہ فنکشنل لیگ سے ہیں۔ یہ تمام کے تمام آپ کی ٹیم ہیں اور یہ پورے کے پورے نمائندے یہ محسوس کرتے ہیں کہ آپ ان کے captain ہیں اور آپ نے ان سب کے ساتھ مساوی سلوک کرنا ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

آپ کا ادارہ یہ اسمبلی، آپ اس ہاؤس کے سپیکر ہیں۔ اس میں بھی پچھلے دور میں اربوں روپے کی کرپشن ہوئی ہے اور آج سے دو سال پہلے جو اسمبلی مکمل ہونی تھی ابھی تک اس کی بلڈنگ مکمل نہیں ہو سکی۔ اس میں بھی اربوں روپے کی کرپشن ہے اور جب اسمبلی مکمل ہونی تھی تو اس وقت جو 1400/1500 ملازمین رکھے جانے تھے وہ ملازمین ایک سال پہلے رکھ لئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! آج ہم یہاں سے ایک نئے سفر کا آغاز کر رہے ہیں تو میں یہ چاہتا ہوں کہ ہم اس ہاؤس سے اس نئے سفر کا آغاز کریں۔ اس صوبے کی بہتری کے لئے اس ہاؤس کے جو ارادے ہیں، میاں محمد شہباز شریف کے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ وہ ارادے اس ہاؤس سے آپ کی قیادت میں شروع ہوں اور اس اسمبلی بلڈنگ کی ایک انکوائری کمیٹی بنائی جائے اور اس میں ہونے والی اربوں روپے کی کرپشن کو منظر عام پر لایا جائے۔ میں نے کل بھی میاں محمد شہباز شریف کو یہ بات عرض کی تھی کہ میاں صاحب! اس صوبے میں پچھلے آٹھ سالوں میں اپوزیشن کے ساتھ تو جو ظلم اور زیادتی ہوئی ہے۔ میں اس تفصیل میں نہیں جانا چاہتا لیکن اس صوبے کے عوام کا اربوں روپیہ جس بے دردی کے ساتھ لوٹا گیا ہے۔ ہم نے ہر صورت وہ واپس لینا ہے اور اس صوبے کے خزانے میں جمع کرانا ہے۔ اگر کوئی اس کو انتقام کا نشانہ کہتا ہے، اگر کوئی اس کو انتقام کا نام دیتا ہے تو وہ دیتا رہے لیکن اس پورے ہاؤس کے ضمیر پر بوجھ ہوگا جب تک ہم ایک جرنیل کی جھولی میں بیٹھے ہوئے لوگوں، ایک ربڑ سٹیمپ اسمبلی کے لوگوں کا احتساب نہیں کریں گے تو پھر اس طرح کی ربڑ سٹیمپ اسمبلیاں دوبارہ بننے کے امکانات کو آپ رد نہیں کر سکتے۔ آج جہاں ہم نے اس صوبے کے حالات کو بہتر کرنا ہے وہاں پر ہم نے جرنیل کی ربڑ سٹیمپ اسمبلی کا احتساب بھی کرنا ہے۔ آج کیوں وہ لوگ یہاں آکر مقابلہ نہیں کرتے، آج یہاں آکر کیوں نہیں بیٹھتے؟ کیونکہ ان کے کالے کرتوت ان کے سامنے ہیں۔ آج وہ بڑی

کوششیں کر رہے ہیں کہ کسی نہ کسی طریقے سے انہیں کوئی پناہ مل جائے لیکن ان کی وہ کالی کرتوتیں انہیں خود معلوم ہیں کہ کس طرح یہاں پر مختلف محکموں میں، میں اس کی تفصیل میں نہیں جانا چاہتا لیکن ان کے وزراء نے اور ان کے وزیر اعلیٰ نے جس طرح یہاں پر زمینوں پر قبضے کئے، جس طرح یہاں پر قبضہ گروپ تھے اور آپ کو یہ سن کر حیرانگی ہوگی کہ یہ تو سنا گیا تھا کہ زمینوں کے قبضہ گروپ ہیں۔ میں نے محکمہ آبپاشی لیا تو مجھے معلوم ہوا کہ پانی کے قبضہ گروپ بھی ہیں اور پانی کی چوری بھی انہی کی قیادت میں ہوتی تھی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

آوازیں: شیم، شیم۔

سینئر وزیر، وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میں یہاں پر ایک مرتبہ پھر میاں محمد شہباز شریف کو اپنی بھرپور حمایت اور بھرپور تعاون کا یقین دلاتا ہوں اور آپ سے، اس ہاؤس سے اس دعا کے ساتھ اجازت چاہتا ہوں کہ اللہ تعالی ہم سب کا حامی و ناصر ہو اور جب ہم اقتدار سے علیحدہ ہوں تو ہم عزت اور وقار سے علیحدہ ہوں اور لوگ ہمیں اچھے نام سے یاد کریں۔ بہت مہربانی شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: مخدوم سید احمد محمود صاحب!

مخدوم سید احمد محمود: جناب سپیکر! میری میاں محمد شہباز شریف کے ساتھ بہت پرانی تعلق داری ہے بلکہ نیاز مندی ہے اور میرا یہ ایمان ہے جو انہوں نے کل کہا اور جو کچھ آج کہا وہ نیک نیتی اور اپنے دل سے کہا۔ پورے پنجاب کی عوام کو بہت ساری امیدیں وابستہ ہیں میں ان کو اعتماد کے ووٹ کی مبارکباد بھی دیتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ انہیں اپنے امان میں رکھے اور ان کی جماعت میں ان کی جو قائدانہ صلاحتیں ہیں ان کی اللہ تعالیٰ خود حفاظت کرے۔ مجھے کوئی شک نہیں ان کی لیڈر شپ میں جو پنجاب کو آج میسر آئی ہے کہ تمام مشکلات اور سازشوں کے باوجود اللہ تعالیٰ نے ان کو یہ منصب دیا ہے۔ جیسے میں نے پہلے کہا تھا آج پھر کہتا ہوں کہ پنجاب کی خوش نصیبی ہے اور مجھے اس میں کوئی شک نہیں کہ لاہور، راولپنڈی، فیصل آباد، بہاولپور، ملتان، ڈیرہ غازی خان، رحیم یار خان اور پنجاب کے جتنے تمام mega-cities ہیں یہ بھی ترقی کریں گے اور دیہاتی علاقے بھی ترقی کریں گے۔ مجھے اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ جو Education Reform Programs and Health Sector Reform Programs لے کر آئیں گے وہ implement ہوں گے اور یہ law and order کے لئے جو کریں گے وہ implement ہوگا۔ مجھے اس میں کوئی شک نہیں کہ

یہ پورا ہاؤس power اور فخر محسوس کرے گا کہ اس ہاؤس کا جو قائد ایوان ہے وہ پنجاب کو کس احسن طریقے سے چلا رہا ہے۔ میری میاں محمد شہباز شریف کو دعا ہے اور مبارکباد بھی ہے کہ یہ coalition قائم ودائم رہے اور سازشی محلاتی سیاست کا سامنا ان کو نہ کرنا پڑے۔اس کی لیڈر شپ میں جو maturity ہے جو کہ پچھلے آٹھ نو سالوں سے مسلم لیگ کے حوالے سے اور بارہ تیرہ سالوں سے پیپلز پارٹی کے حوالے سے جو صعوبتیں برداشت کر کے آئی ہے اللہ کرے گا وہ maturity قائم رہے۔ یہ صوبہ پرامن رہے گا، سیاسی طور پر استحکام پیدا کرے گا اور اس صوبے میں رحیم یار خان سے لے کر اٹک تک لوگ اس لیڈر شپ سے فائدہ اٹھائیں گے۔ بہت بہت شکریہ

جناب سپیکر: میں نے چودھری عبدالغفور کو floor دینا تھا لیکن میں دیکھ رہا تھا کہ سامنے مخدوم صاحب بیٹھے ہوئے ہیں تو مجھے ان کو floor دینا پڑا۔ اب میں چودھری عبدالغفور کو موقع دیتا ہوں۔

وزیر جیل خانہ جات (چودھری عبدالغفور): شکریہ۔جناب سپیکر! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے موقع دیا۔ آج آپ نے پاکستان کی قیادت کے بارے میں جو بات کی اس کے لئے میں آپ کا مشکور ہوں۔ ہم ہمیشہ یہ بات کہتے تھے کہ پوری پاکستانی قوم میں دو طرح کے لوگ تھے، ایک طرف وہ لوگ تھے جنہوں نے پاکستان کے لئے اپنا اقتدار قربان کر دیا اور ایک طرف وہ لوگ تھے جنہوں نے اقتدار کے لئے اپنی عزت اور غیرت کو بیچا اور وہی لوگ جو ڈکٹیٹر کے ساتھ کھڑے ہوئے تو کل جب ہم اسمبلی آئے تو اسمبلی کے باہر ایک ٹینٹ لگا ہوا دیکھا جس پر اپوزیشن چیمبر کا بینر لگا ہوا تھا۔

جناب سپیکر: میری معزز ممبران سے درخواست ہے کہ جب معزز ممبر بول رہے ہوں تو ان کے سامنے سے نہ گزرا جائے۔

وزیر جیل خانہ جات (چودھری عبدالغفور): جناب سپیکر! میں ٹینٹ لگانے والوں کو یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اگر یہ ٹینٹ لگانا ہے تو اسلام آباد کے اس قبرستان کے سامنے لگائیے کہ جامعہ حفصہ اور لال مسجد کے اندر جہاں پر میری ماؤں، بہنوں اور بیٹیوں کو ان ڈکٹیٹروں نے بم مار کے زندہ جلا دیا، اس قبرستان کے سامنے یہ ٹینٹ لگائیے اور اگر تمہارے اندر ذرا بھی اخلاقی جرأت ہے تو ایبٹ آباد سے آنے والا وہ شخص جو رات دن روزانہ وہاں پر آتا ہے اور اس قبرستان کے اندر اپنی ایک چھوٹی سی معصوم بچی کی قبر ڈھونڈتا ہے اور ان قبروں کے اوپر کتبے نہیں ہیں آخر وہ سب قبروں کے اوپر دعا کر کے چلا جاتا ہے۔ میں آپ کی وساطت سے انہیں کہتا ہوں کہ اگر ٹینٹ لگانا ہے تو "وانا" کے اندر لگائیے، وزیرستان کے

اندر لگائیے، باجوڑ کے حافظ قرآن ان بچوں کی قبروں کے اوپر لگائیے جو آپ کی وجہ سے اس ڈکٹیٹر نے جن کو ظالموں کی گولیوں کا نشانہ بنایا۔ مجھے آج یہ کہنے کا موقع دیجئے کہ:

ہم نے خیرات میں یہ پھول نہیں پائے ہیں
خونِ جگر دیا ہے تو بہار آئی ہے

جناب سپیکر! آج پاکستان کی سیاست کے اندر اگر یہ بہار آئی ہے تو اس کے اندر میری قیادت کی وہ قربانیاں ہیں جو انہوں نے خود ہی نہیں ان کے چھوٹے معصوم بچوں سے لے کر میری قیادت کے والد محترم میاں محمد شریف نے بھی قربانی دی ہے اس قوم کے لئے، اس ملک کے لئے اور آج میاں محمد شریف کی روح بھی کہتی ہو گی کہ:

ہمارا خون بھی شامل ہے تزین گلستاں میں
ہمیں بھی یاد کر لینا چمن میں جب بہار آئے

جناب سپیکر! میں اپنی بات ختم کر رہا ہوں۔ شہبازِ پاکستان نے کل جو بات کی، ان کے خون کی اس گرمی نے پنجاب نہیں بلکہ پاکستان کے عوام کے دلوں کو ہلا کے رکھ دیا ہے اور پاکستان کے عوام یہ سوچنے پر مجبور ہیں کہ آج پاکستان کے اندر امید کی کرن نمودار ہو چکی ہے۔ یہ وہی شہبازِ پاکستان ہے جو کل دیارِ غیر میں بیٹھ کر بھی کہتے تھے کہ:

اپنے خواب سے جو کٹ کر جیوں تو میرے خدا
اجاڑ دے میری مٹی کو در بدر کر دے
میں رہوں یا نہ رہوں تو میری زمیں ہی میرا آخری حوالہ ہے
میں رہوں یا نہ رہوں تو اس کو بارور کر دے

جناب سپیکر! میں آج آپ کی وساطت سے اپنی قیادت کو دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: محترمہ محمودہ چیمہ صاحبہ!

محترمہ محمودہ چیمہ: جناب سپیکر! سب سے پہلے میں اپنے قائد اور قائد پنجاب میاں شہباز شریف کو دلی مبارکباد دیتی ہوں کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے آج ہمیں وہ دن دکھایا ہے جس کے لئے ہم نے آٹھ سال اتنی صعوبتیں، مصیبتیں، مشکلات، سزائیں اور اتنی پریشانیاں دیکھی ہیں۔ اس

کے لئے اللہ تعالیٰ کے بھی شکر گزار ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آج ہماری سن لی ہے۔ میں ایک شعر کے ساتھ اپنی بات ختم کرتی ہوں کہ:

کبھی نصرت نہیں ملتی درِ مولا سے گندوں کو
کبھی ضائع نہیں کرتا وہ اپنے نیک بندوں کو

محترمہ طیبہ ضمیر: جناب سپیکر! مجھے بھی ٹائم دیا جائے۔

جناب سپیکر: محترمہ طیبہ ضمیر صاحبہ! آپ تشریف رکھیں۔ میں آپ کو بولنے کی اجازت آج بالکل نہیں دوں گا کیونکہ مجھے آپ کی صحت کا پتا ہے لہذا آپ تشریف رکھیں۔ ہاؤس کا وقت مزید 10 منٹ کے لئے بڑھایا جاتا ہے۔ جی، بسرا صاحب!

چودھری شوکت محمود بسرا (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آج کی ایک اخبار میں آج کے ڈکٹیٹر پرویز مشرف نے یہ بیان دیا ہے کہ وکلاء کا یہ show ناکام ہو گا۔

(اذان ظہر)

ڈکٹیٹر نے بیان دیا ہے کہ ''وکلاء تحریک کامیاب نہیں ہو گی''۔انہوں نے ساتھ یہ بھی کہا ہے کہ ''پاکستان پیپلز پارٹی کے وکلاء ان کے ساتھ نہیں ہوں گے، کارکن ان کے ساتھ نہیں ہوں گے''۔ میں اس ہاؤس کے توسط سے وکلاء کو یہ مبارکباد پیش کرتا ہوں کیونکہ ان کی تحریک کامیاب ہونے کو ہے۔ پاکستان پیپلز پارٹی نے اس تحریک کو خون دیا ہے۔ پنجابی میں صرف ایک شعر کہہ کر اجازت لوں گا:

کجھ اُنج وی راہواں اوکھیاں سَن، کجھُ گل وچ غم داطوق وی سی
کجھ ایہہ پرویزیاں وی ظالم سن کجھ سانوں مرن دا شوق وی سی

جناب سپیکر: جی، محترمہ نسیم صاحبہ!

محترمہ نسیم ناصر خواجہ: معزز اراکین اسمبلی السلام علیکم۔جناب سپیکر!سب سے پہلے میں آپ کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع عنائت فرمایا کہ میں اپنے ہر دلعزیز وزیر اعلیٰ پنجاب و صدر پاکستان مسلم لیگ (ن) قائد محترم میاں محمد شہباز شریف کو پنجاب اسمبلی کا بلا مقابلہ وزیر اعلیٰ منتخب ہونے پر سیالکوٹ کے عوام اور اپنی طرف سے دلی مبارکباد پیش کر سکوں۔

جناب سپیکر! میاں محمد شہباز شریف اور میاں محمد نواز شریف نے گزشتہ آٹھ سال جلاوطن رہنے کے باوجود کسی قسم کی کمزوری نہ دکھائی اور آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اپنے موقف پر قائم رہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج اللہ تعالیٰ نے صوبہ پنجاب کے عوام پر نظر کرم کرتے ہوئے میاں محمد شہباز شریف کی شکل میں دوبارہ ہمیں ذہین، فطین، ان تھک، محنتی اور غریبوں، یتیموں کے ہمدرد وزیراعلیٰ سے نوازا۔ میں آج انہیں اس منصب جلیلہ پر فائز ہونے پر دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتی ہوں۔

جناب سپیکر! صوبہ پنجاب میں سکولوں اور کالجوں کی ابتر حالت کو سدھارنے، تعلیم کے گرتے ہوئے معیار کو بہتر بنانے اور صوبے کے تمام طبقوں کے لئے عمدہ اور معیاری تعلیم کی سہولیات بہم پہنچانے کے جس پروگرام کا ذکر انہوں نے اپنی تقریر میں فرمایا ہے میں اس کا خیر مقدم کرتی ہوں۔ ان کو اپنے اس نیک اور اعلیٰ مقصد حاصل کرنے میں ہماری مکمل اعانت اور حمایت حاصل ہو گی کیونکہ یہ ہم سب کا مشترکہ مفاد ہے جس کو حاصل کرنے کے لئے ہمیں مل کر اپنی بہترین کاوشیں بروئے کار لانا ہوں گی۔

جناب سپیکر! کون نہیں جانتا کہ یہ پہلی دفعہ نہیں ہے کہ میاں صاحب نے تعلیم کو اپنی حکومت کے کاموں میں اولین ترجیح دی ہے بلکہ انہوں نے اپنی حکومت کے پچھلے دور میں بھی پنجاب کے امتحانی نظام کو بہتر بنانے میں بھرپور توجہ دی اور اس وقت کے بوٹی مافیا کو جس نے پنجاب کے امتحانی نظام کو بالکل مفلوج کر دیا تھا کا مکمل طور پر صفایا کر دیا۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے نیک ارادوں میں کامیاب وکامران کرے۔ آمین۔ پاکستان مسلم لیگ زندہ باد، قائداعظم پائندہ باد۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ کا ایک سے ڈیڑھ منٹ ہو چکا ہے۔ میں آپ کو اس سے زیادہ وقت نہیں دے سکتا کیونکہ میں نے سب کی بات سننی ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔ جی، محترمہ مائزہ صاحبہ!

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسئ صدارت پر متمکن ہوئے)

MS MAIZA HAMEED: Mr. Speaker! I would wish to congratulate Mr. Shahbaz Sharif on his land slide victory and those who opposed him, did not dare common side because it would show the cracks in this system and that they are fried mental entirely. The worthy Chief Minister spoke with such eloquence, emotions and sincerity and dissolves the

crises of 80 million people of our country. Pervaiz Musharaf, they have created by system, to change the tragedies that have been accruing in Pakistan so long. Pervaiz Musharaf, that he has to eradicate. They being created by Mian Shabaz Sharif was unprecedented leadership like Mian Sb. To change Mr. Musharaf chooses to play the violent when Pakistan was burning. Secondly he mentions young blood. He mentioned that with his cooperation and advice, we would be able to solve the crises that have been accruing in our country. I would hope that he would advise us and guide, us I would also like to plead those farmers that are growing cotton now. Their input prices are going very high and they cannot grow cotton because of the input crises. I would like to plead that crises should be lowed right now because the season would go in two weeks. Thank you very much sir.

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب چودھری عبدالوحید!

جناب عبدالوحید چودھری: اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ إِنَّ ٱلَّذِينَ قَالُواْ رَبُّنَا ٱللَّهُ ثُمَّ ٱسۡتَقَٰمُواْ تَتَنَزَّلُ عَلَيۡهِمُ ٱلۡمَلَٰٓئِكَةُ أَلَّا تَخَافُواْ وَلَا تَحۡزَنُواْ وَأَبۡشِرُواْ بِٱلۡجَنَّةِ ٱلَّتِي كُنتُمۡ تُوعَدُونَ o

جناب سپیکر! الیوم یوم العظیم بان نا الیوم نجۃ قائدانہ قائدا العظیم میاں محمد شہباز شریف الصباح رئیس الاقلیب الپنجاب ھذا الیوم نجاۃ نجاۃ عظیم نحن مسرورین جدا بانہ ھذا نجاۃ بسبب المظلومین ھذا نجاۃ بسبب المحرومین۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں آپ سے صرف یہ عرض کروں گا کہ ہمارے پاس عربی کے رپورٹرز نہیں ہیں تو آپ کی جتنی بات ہے وہ یہاں پر ریکارڈ ہو سکے گی اور نہ اسمبلی کی کارروائی کا حصہ بن سکے گی۔ ہم آپ کی عربی دانی کے معتقد ہو گئے ہیں۔ اب آپ اپنی بات اردو میں کر لیں تو زیادہ اچھی بات ہے۔

جناب عبدالوحید چودھری: جناب سپیکر! یہ رولز ہیں کہ انگلش میں بھی کوئی بات نہیں کر سکتا۔ جب انگلش میں بات کی جاتی ہے تو پھر عربی تو مسلمانوں کی زبان ہے، قرآن کی زبان ہے، جنت کی زبان ہے۔ آج ہمارے لئے انتہائی خوشی اور مسرت کے لمحات ہیں کہ آٹھ سالہ سیاہ دور کی ظلمت کی راتیں ختم ہوئیں اور اندھیرا چھٹ گیا اور نئی روشنی کی کرنیں طلوع ہوئی ہیں۔ آج ہماری کامیابی پاکستان مسلم لیگ کی کامیابی اور اس کی اتحادی جماعتوں کی کامیابی ان مظلوموں، محروموں، غریبوں، ناداروں اور پسے ہوئے طبقوں کی دعاؤں کا ثمر ہے کہ آج اللہ نے ہمیں وہ دن دکھایا ہے جس دن کے لئے یہ تمام لوگ پرامید ہیں۔ انشاء اللہ ہم اپنے قائد میاں محمد شہباز شریف اور میاں محمد نواز شریف کی قیادت میں اس پنجاب کی ظلمت کی رات کو ختم کریں گے۔ انشاء اللہ ہمارے تمام مظلوم پسے ہوئے طبقوں کی امیدیں ہیں۔ ہم انشاء اللہ میاں صاحب کے ساتھ قدم ملا کر چلتے ہوئے اس پنجاب کی محرومی اور احساس کمتری کو ختم کرنے میں کامیاب ہوں گے۔ میں اپنی طرف سے، ملتان کے عوام کی طرف سے میاں صاحب اور پوری عوام کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

محترمہ دیبا مرزا : جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ دیبا مرزا صاحبہ! آج ہی وزیراعلیٰ صاحب نے کہا ہے کہ 50 فیصد حصہ خواتین کا ہے تو میں باری باری دونوں طرف سے معزز ممبران کو وقت دوں گا۔ ابھی میں آپ ہی کی طرف آتا ہوں۔

رائے محمد شاہ جہاں خان: جناب سپیکر! یہاں پر تمام ممبران کو مساوی وقت نہیں دیا جاتا۔ تمام ممبران اپنے اپنے حلقوں سے ووٹ لے کر آئے ہیں اور بولنے کا حق رکھتے ہیں۔ آمرانہ رویوں کی وجہ سے ہمارا ملک پیچھے گیا ہے اور اس اسمبلی کے اندر اور اس حکومت کے اندر بھی اگر یہ رویے برقرار رہے اور یہ طریقہ چلتا رہا اور لوگوں کو بولنے کا موقع برابری کی بنیاد پر نہ دیا گیا۔ کل بھی ان لوگوں نے تقریر کی، آج بھی ان لوگوں نے تقریر کی اور پھر بار بار ان کو موقع دیا جاتا ہے۔ میں اس رویے کے خلاف اپنا احتجاج نوٹ کرانا چاہتا ہوں۔ میں آپ کو اور آپ کے قائد کو وزیراعلیٰ بننے پر مبارکباد دیتا ہوں۔ اس سے زیادہ مبارکباد شاعرانہ مزاج پانے پر جو کہ آج سپیکر پنجاب اسمبلی نے بھی پایا ہے۔ بہت مبارک ہو۔ والسلام۔

جناب ڈپٹی سپیکر: معزز ممبران! ہم سب نے اس ہاؤس کو مل کر چلانا ہے اور اس ہاؤس کے تقدس کو برقرار رکھنا ہے۔ چیئر کا کام ہے کہ سب کو ٹائم دیا جائے اور میں یہاں پر اپنے سب دوستوں، بھائیوں اور بہنوں کی بات سننے کے لئے بیٹھا ہوں لیکن آپ تھوڑا سا صبر کر لیں کیونکہ جتنی بھوک آپ لوگوں کو لگی ہے اتنی ہی مجھے بھی لگی ہے۔ جی، محترمہ دیبا مرزا!

محترمہ دیبا مرزا: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں اس ہاؤس کے توسط سے اپنے قائد میاں محمد شہباز شریف کو پنجاب کا بلا مقابلہ وزیراعلیٰ منتخب ہونے پر مبارکباد پیش کرتی ہوں اور اپنے قائد میاں محمد نواز شریف کو خراج تحسین پیش کرتی ہوں کہ جنہوں نے آٹھ سالہ جلاوطنی کاٹ کر جمہوریت کو جلا بخشی اور امید کرتی ہوں کہ میاں محمد شہباز شریف کی قیادت میں صوبہ پنجاب سے غربت کا خاتمہ ہوگا، مہنگائی کا خاتمہ ہوگا، بے روزگاری کا خاتمہ ہوگا اور اس کے ساتھ ساتھ مجھے بہت واثق امید ہے کہ جیسا کہ کل میاں صاحب نے فرمایا کہ 350 میگاواٹ بجلی پیدا کرنے کی کوشش کی جائے گی اور میں امید کرتی ہوں کہ انشاءاللہ تعالیٰ ہمارے صوبے میں لوڈشیڈنگ جو بہت زیادہ کی جارہی ہے اس میں کمی واقع ہوگی اور صوبہ ترقی کی راہ پر گامزن ہوگا۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: اجلاس کا وقت آدھا گھنٹہ بڑھایا جاتا ہے۔ جی، خواجہ اسلام صاحب!

خواجہ محمد اسلام: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں سب سے پہلے رب کعبہ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ جس نے آپ کو اپنا نائب بنا کر ہمارا اور اس ہاؤس کا custodian بنایا ہے۔ آج میاں محمد شہباز شریف کو پنجاب کے وزیراعلیٰ کے لئے اعتماد کا ووٹ لینے پر بھی اس کا شکر بجا لاتے ہیں۔ میں یہ کہنا چاہوں گا کہ آج کا اقتدار پھولوں کی سیج نہیں ہے۔ یہ کانٹوں کی مالا ہے جو آج میرے پنجاب اور میرے ملک میں Law and Order بدامنی، بے روزگاری، مہنگائی جیسے مسائل ہمارے لئے بہت بڑے چیلنجز ہیں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے میاں محمد شہباز شریف کو یہ ہمت دی ہوئی ہے کہ انہوں نے ان تمام چیلنجوں کا بھرپور طریقے سے مقابلہ کرتے ہوئے اس صوبہ پنجاب میں اللہ کے فضل و کرم سے، عوام کی امنگوں کے مطابق اور پنجاب کو جو بنیادی سہولتیں میسر نہ ہیں، ان کو لانے کے لئے جوان کی priority ایجوکیشن اور ہیلتھ ہے اور میں اس کے بعد یہ بھی کہوں گا کہ آج پنجاب میں سب سے زیادہ priority روٹی کی ہے اور ہمیں اس کے لئے کسی بھی قسم کی سبسڈی یا کوئی بھی ایسی معاونت ہو، دینی چاہئے تاکہ ہمارے پنجاب کے عوام کو روٹی کی محتاجی ختم ہو۔

جناب سپیکر! ایجوکیشن کے لئے اور ہیلتھ کے لئے جو ان کی پرانی خدمات ہیں، آج پورا پنجاب سمجھ رہا ہے اور میں یہ بھی سمجھتا ہوں کہ ان کے اندر جو ولولہ ہے یہ اللہ کے فضل سے پنجاب خوشیوں کا گہوارہ بنے گا۔ میں ان طاقتوں کو یہ پیغام دینا چاہتا ہوں جو میاں شہباز شریف اور میاں محمد نواز شریف کے راستے کی رکاوٹ بنے رہے اور آج اگر میں یہاں پر پرویز مشرف کو یہ نہ کہوں کہ پرویز مشرف! تم نے 12۔اکتوبر 1999 کو شب خون مارتے ہوئے پاکستان مسلم لیگ (ن) کی دو تہائی اکثریت والی حکومت کے وزیراعظم میاں محمد نواز شریف کو بلٹ کی طاقت سے ہٹا کر ان کی حکومت پر غاصبانہ قبضہ کیا تھا لیکن آج اللہ کے فضل سے پاکستان مسلم لیگ (ن) اور پاکستان پیپلز پارٹی نے مل کر اس بلٹ کی طاقت والی غاصبانہ حکومت کو بیلٹ کی طاقت اور جمہوری طریقوں سے عوام کی امنگوں کے مطابق پنجاب میں جمہوری حکومت لانے میں جو کردار ادا کیا ہے، اس پر میں انہیں خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! میں آخر میں پرویز مشرف کو یہ کہنا چاہوں گا کہ پرویز مشرف سن لو!

تم لاکھ کوششوں سے جگنو نہ بجھا سکے
یہ تو سورج ہے تجھ سے نہیں روکا جائے گا

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، رانا آصف محمود صاحب!

رانا آصف محمود: شکریہ! جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے آج کے اس تاریخی دن پر میاں محمد شہباز شریف کو پنجاب کا وزیراعلیٰ منتخب ہونے پر سیالکوٹ کے اقلیتی عوام کی طرف سے مبارکباد پیش کرتا ہوں اور میں اس بات کا خاص طور پر شکر گزار ہوں کہ انہوں نے آج اپنی تقریر میں یہ ذکر کیا کہ اقلیتوں کے حقوق کا خصوصی طور پر تحفظ کیا جائے گا اور انہوں نے ایک واقعہ کا بھی ذکر کیا کہ جب شانتی نگر میں مسیحی عوام پر ظلم ٹوٹا تو وہ سب سے پہلے پہنچے۔ ہم توقع کرتے ہیں کہ میاں محمد شہباز شریف کی زیر قیادت پنجاب کی حکومت اسی طرح جیسا کہ انہوں نے سابقہ دور میں کیا، مسیحی عوام اور باقی اقلیتوں کے حقوق کا تحفظ کریں گے۔

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے قائد پنجاب سے یہ درخواست کروں گا کہ جیسا کہ پہلے پروفیشنل اداروں میں اقلیتوں کی سیٹیں مخصوص ہوتی تھیں تو اس بات پر اگر غور کیا جائے کہ وہ

سیٹیں بحال کی جائیں اور ملازمتوں میں اقلیتوں کا کوٹا بحال کیا جائے۔آخر میں آپ کی اجازت سے میں میاں محمد شہباز شریف کے لئے یہ دعا پیش کروں گا کہ:

تمہارا عزم تمہیں لے گیا بلندی پر
خدا کرے کہ بہاروں سے ہمکنار ہو تم
اس میں شامل ہیں دعائیں کچھ بزرگوں کی
خدا کرے کہ بہاروں سے کامگار ہو تم

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ فوزیہ بہرام صاحبہ!

محترمہ فوزیہ بہرام: شکریہ۔جناب سپیکر!بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔میں مبارکباد پیش کرتی ہوں میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف صاحبان کو اعتماد کے ووٹ کی لیکن اس کے علاوہ جو ذاتی ضروری بات میں اسمبلی کے ریکارڈ پر لانا چاہتی ہوں وہ یہ کہ کل مجھے ایک ضروری کام کے حوالے سے اسلام آباد جانا پڑا۔ راستے میں میرا valet میری غلطی اور لاعلمی سے گر گیا۔ جب میں اسلام آباد موٹروے ٹول پلازہ پر پہنچی تو مجھے معلوم ہوا کہ میرا valet گر چکا ہے، وہ نہ تھا۔ میرے ڈرائیور کے پاس صرف 110 روپے تھے جو ہم نے ان کو دیئے اور انہیں بتایا کہ ہم کون ہیں۔ صبح ہم واپس اسمبلی وزیراعلیٰ کو اعتماد کا ووٹ دینے کے لئے جائیں گے تو باقی 40 روپے ادا کر کے جائیں گے۔انہوں نے میرا black berry موبائل، میرے ڈرائیور کا ڈرائیونگ لائسنس لے لیا اور میری کوشش کے باوجود انہوں نے اس کی کوئی رسید نہ دی۔آج جب میں واپس آئی تو انہوں نے راستے میں پھر ہمیں روکا اور کہا کہ آپ اوور سپیڈنگ کر رہے ہیں۔ میں نے وہاں اپنی بہن سے پیسے لے کر اپنی گاڑی میں پٹرول اور گیس ڈلوائی میرے پاس صرف ایک 5000 کا نوٹ تھا جو میں نے اپنی بہن سے ادھار لیا تھا۔ میں نے افضال یا افضل نامی آدمی تھا اس سے کہا کہ تم یہ پیسے لے لو اس نے پیسے نہ لئے اور ہمیں ٹکٹ بھی نہ دی۔جب ہم یہاں toll tax پر آئے تو انہوں نے یہ کیا کہ ان کے پاس 5000 کا چینج نہ تھا نتیجتاً انہوں نے میرے بائیں ہاتھ کی index finger میں پہنی ہوئی انگوٹھی جو میرے شوہر نے دی تھی اور اس کی قیمت 30000 ہے اس میں diamond کا solitaire لگا ہوا ہے، یہ تمام انگوٹھیاں جو میں نے پہن رکھی ہیں یہ diamonds کی ہیں میں نے ان کو offer کی کہ وہ مجھ سے کوئی cheaper ring لے لیں اور مجھے جلدی سے جانے دیں تاکہ میں جلدی

سے پہنچ کر اپنا اعتماد کا ووٹ دوں اور اپنی پارٹی کے لئے باعث شرمندہ نہ بنوں۔ لیکن انہوں نے مجھ سے وہ رنگ لے لی اور میرے ڈرائیور کا I.D کارڈ بھی آج صبح لے لیا اور ان دونوں چیزوں کی بھی انہوں نے کوئی رسید نہ دی یہ انتہائی افسوسناک ہے۔ انہوں نے مجھ سے اسمبلی کا کارڈ بھی لے لیا جب انہوں نے مجھ سے اسمبلی کا کارڈ لیا تو اس کے بعد میری clear identification ہو گئی تھی۔ چالیس روپے اتنی بڑی رقم نہ تھی کہ جس کے لئے انہوں نے چالیس پچاس ہزار روپے کا موبائل اور اتنی قیمتی چیزیں لیں اور پھر اس کی رسید بھی مجھے نہ دی۔

جناب سپیکر! میں تیسری بار ممبر بنی ہوں میں نے کروڑوں نہیں بلکہ اربوں روپے کے development کے کام میاں محمد نواز شریف کے زمانے میں ان کی خاص مہربانی سے کروائے ہیں جو کہ بڑے بڑے bridges تک کے ہیں اور میرے دامن پر ایک چھوٹے پیسے کا داغ، ایک احتساب اور ایک بھی بد دیانتی کا دھبہ نہیں ہے۔ میری یہ حلال کی کمائی ہے برائے مہربانی آج جیسے میاں محمد شہباز شریف نے کہا ہے کہ حقدار کو حق ملے گا اور انصاف ہو گا اس لئے میرے ساتھ بھی انصاف ہونا چاہئے، میرے ساتھ بہت زیادتی ہوئی ہے میرا استحقاق بھی مجروح ہوا ہے۔ اگر میرے ساتھ میاں محمد شہباز شریف نے انصاف نہ کیا اور میری وہ چیزیں نہ دلوائیں اور چالیس روپے جو ان کے بقایا رہتے ہیں وہ میں دینے کی حقدار ہوں اور میں اچھی طرح جانتی ہوں کہ جو صوبائی toll tax ہے وہ صوبائی ممبران کو معاف ہوتا ہے لیکن federal toll tax ہمیں ادا کرنا ہوتا ہے میں ہر روز چکوال سے آتی جاتی ہوں اور روزانہ اپنا ٹیکس ادا کرتی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! اگر آپ تحریک استحقاق دے دیں تو میرے خیال میں زیادہ بہتر ہو گا۔

محترمہ فوزیہ بہرام: جناب سپیکر! میں تحریک استحقاق تو دے دوں گی لیکن آج میں اس کو ریکارڈ پر لانا چاہتی تھی کہ انہوں نے ان چیزوں کی مجھے رسید بھی نہ دی جو میرا حق تھا۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! اس کو نوٹ کر لیا گیا ہے بہتر یہی ہے کہ آپ اپنی تحریک استحقاق دے دیں، بہت شکریہ۔ جناب احسان الدین قریشی!

وزیر زکوٰۃ و عشر (حاجی احسان الدین قریشی): جناب سپیکر! میں سب سے پہلے یہ کہوں گا کہ میں یہاں سے نہیں جاؤں گا اور آخر تک بیٹھوں گا۔ آج ہمیں اللہ تعالیٰ نے یہ موقع دیا ہے اور اللہ تعالیٰ کی بے پایاں مہربانی ہے کہ میاں محمد شہباز شریف ہمارے قائد اور اس پنجاب کے وزیر اعلیٰ منتخب ہوئے اور آج انہوں نے اعتماد کا ووٹ حاصل کیا۔ میں ان کو خاص طور پر مبارکباد پیش کرتا ہوں اور اپنی

جماعت اور حلیف جماعتوں کو بھی مبارکباد دیتا ہوں کہ ان کی کوششوں سے یہ سب ممکن ہوا۔ یہ دن ہمیں اتنی آسانی سے نظر نہیں آیا اور یہ سورج اور اس کی کرنیں ہم پر اتنی آسانی سے مہربان نہیں ہوئیں اس کے لئے میری قیادت، اس کے خاندان، ان کے بچوں سے لے کر بزرگ تک نے قربانیاں دی ہیں۔ اسی طرح ہمارے کارکنوں اور مجھ سمیت پنجاب کے بے شمار کارکنوں نے قربانیاں دی ہیں جس کا ثمر آج رب تعالیٰ نے اس صورت میں دیا ہے کہ ہمیں اقتدار کے منصب پر سرفراز فرمایا۔ جو میری قیادت آپ کے سامنے ہے انہوں نے اس ہاؤس کے سامنے کہا ہے کہ ہم پنجاب کی خدمت کریں گے اور ان کو جن مسائل اور دلدل میں دھکیلا گیا تھا انشاء اللہ اس پنجاب اور پاکستان کو اس دلدل سے نکالیں گے۔ میں اس ہاؤس کو یقین دلاتا ہوں کہ میاں محمد شہباز شریف اور ان کی ٹیم انشاء اللہ پنجاب کے عوام کی بھرپور خدمت کرے گی اور یہ قربانیاں جو انہوں نے دیں آج اللہ تعالیٰ نے اسی کا ثمر ہمیں دیا۔ میں اسی پر اکتفا کرتا ہوں تاکہ باقی دوست بھی اپنی بات کر لیں اور میں ان کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ میں آخر وقت تک جب تک ہاؤس میں ایک آدمی بھی موجود ہے میں یہاں بیٹھا ہوا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ، میں اب floor جناب علی اصغر منڈا کو دیتا ہوں۔

چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں اس تاریخی کامیابی کے موقع پر سب سے پہلے اس معزز ایوان کی طرف سے آپ کے توسط سے اپنے قائد میاں محمد شہباز شریف کو پنجاب کا وزیراعلیٰ منتخب ہونے اور اعتماد کا ووٹ لینے پر دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ میں نے کل بھی گزارش کی تھی اور آج پھر وہی گزارش دہراؤں گا کہ ہماری اس جمہوریت کی جدوجہد اور آمریت کے خاتمہ کے لئے قربانیوں پر ہم ان لوگوں کو تو خراج تحسین پیش کرتے ہیں جو ہمارے سامنے ہوتے ہیں لیکن وہ لوگ جن کی حقیقی جدوجہد اور قربانیوں کے نتیجہ میں ہم یہاں معزز ایوان تک پہنچے ہیں ان کو اس موقع پر بھول جاتے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ ان کی روحوں کے ساتھ مذاق ہے اور سراسر ناانصافی ہے۔ ان گمنام سیاسی ورکروں، ہمارے وکلاء بھائیوں اور صحافیوں کو جو جمہوریت کی تحریک میں شہید ہوئے، زندہ جلائے گئے، ان تمام لوگوں کو خراج تحسین پیش کرنا انصاف پر مبنی ہے میرے صحافی بھائی جو اس جدوجہد میں شہید ہوئے اور سول سوسائٹی کی وہ میری بوڑھی مائیں، بہنیں، میرے بھائی اور بوڑھے بزرگ جنہوں نے اس جدوجہد میں اپنے خون سے رنگ بھرا ہم ان کو خراج تحسین پیش نہیں کرتے۔ یہ صریحاً ناانصافی ہے اور میں یہ احتجاج ریکارڈ کراتا ہوں اور ساتھ ساتھ ان کی روحوں کو جو اس دنیا سے چلے گئے ہیں اور جو زندہ ہیں ان کی خدمت

میں خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔آخر میں ایک تجویز جو بڑی ضروری ہے۔وہ دینا چاہتا ہوں۔جس طرح کی سہولتیں ہمارے ہمسایہ ملک میں کسانوں کو حاصل ہیں موجودہ بجٹ میں زراعت کی ترقی کے لئے دی جائیں کیونکہ ملکی معیشت میں زراعت ریڑھ کی ہڈی کا درجہ رکھتی ہے اس لئے زرعی آلات، کھاد، بیج، زرعی ادویات، ڈیزل اور بجلی جو ہمیں زرعی ٹیوب ویل کے لئے درکار ہوتی ہے اس پر خصوصی طور پر موجودہ بجٹ میں درج بالا ضروریات کے لئے مناسب رقم مختص کی جائے تاکہ کسان کو کم قیمت پر متذکرہ بالا سہولتیں مل سکے۔یہ تمام باتیں میری ریکارڈ پر آجائیں اور یہ بھی گزارش ہے کہ بجٹ بنانے سے پہلے میری تجاویز پر غور کیا جائے تاکہ زراعت میں ترقی ہو، ہمارا کسان خوشحال ہو اور ملکی معیشت مضبوط ہو سکے۔

جناب سپیکر!آخر میں میری گزارش ہے کہ ہمیں ہمارے حلقہ کے لوگوں نے ملکی اور علاقائی مسائل کے حل کے لئے نمائندہ بنا کر اس معزز ایوان میں بھیجا ہے تاکہ اس معزز ایوان کے توسط سے ملکی اور اپنے حلقہ کی عوام کے مسائل کی بابت اپنی بات کر سکیں اور ان مسائل کا حل تلاش کر سکیں اس لئے میری یہ بھی تجویز ہے کہ بجٹ بنانے اور پیش کرنے سے پہلے معزز اراکین سے تجاویز حاصل کی جائیں اور بجٹ پیش کرنے سے قبل بجٹ کے اوپر سیمینار منعقد کئے جائیں اس طرح ہمارا آنے والا بجٹ عوامی امنگوں کا ترجمان ہو گا اور پسماندہ علاقوں میں ترقی ہو سکے گی اور پاکستان ترقی کی راہ گامزن ہو گا انشاءاللہ تعالیٰ ہم قائد ایوان میاں محمد شہباز شریف کی قیادت میں ملک پاکستان کی خدمت کریں گے اور اس کا کھویا ہوا مقام اس کو واپس دلوائے گے بڑی مہربانی شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔اب میں محترمہ طلعت یعقوب سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ اپنی بات کریں۔

محترمہ طلعت یعقوب: شکریہ۔جناب سپیکر!میں آج اس August House میں مسلم لیگ (ن) کے قائد میاں محمد شہباز شریف کو Twice elected Chief Minister of the Punjab منتخب ہونے پر تہہ دل سے مبارکباد پیش کرتی ہوں اور میں پاکستان پیپلز پارٹی کی جانب سے انہیں مکمل تعاون کا یقین دلاتی ہوں۔جناب سپیکر!آج اس August House میں پاکستان پیپلز پارٹی کے قائد عوام، پاکستان پیپلز پارٹی کے چیئرمین، پاکستان پیپلز پارٹی کے بانی، Third World Leader، انٹرنیشنل لیڈر، فخر ایشیا، پاکستان کا فخر، پاکستان کے ایٹمی پروگرام کے بانی، اسلامک

سمٹ کانفرنس کے First منتخب چیئرمین اور First elected Prime Minister of Pakistan جناب ذوالفقار علی بھٹو شہید صاحب کو سلام پیش کرتی ہوں۔(نعرہ ہائے تحسین) جنہوں نے پاکستان کے 16۔کروڑ عوام کو 1973 کا آئین دیا اور آج ہمیں ان پر فخر ہے۔ میں اس کے ساتھ اپنی قائد محترمہ بے نظیر بھٹو صاحبہ کو بھی سلام پیش کرتی ہوں جو Twice elected Prime Minister of Pakistan and International Leader، پاکستان پیپلز پارٹی کی چیئرپرسن جنہوں نے اس ملک کے عوام کی خاطر، جمہوریت کی خاطر اور آمریت کے خاتمے کی خاطر اپنی جان کا نذرانہ پیش کیا۔ انہوں نے ہمیں ایک نیا vision دیا، ایک نئی سوچ اور ایک نیا پیغام دیا کہ Democracy is the best revenge اسی message کو follow up کرتے ہوئے جناب آصف علی زرداری Co-Chairman، پاکستان پیپلز پارٹی اور جناب بلاول بھٹو صاحب چیئرمین پاکستان پیپلز پارٹی نے یہی message پاکستان کے 16 کروڑ عوام کو دیا ہے۔ میں اپنے لیڈر کا message repeat کرتی ہوں کہ Democracy is the best revenge شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ انجم صفدر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیمo شکریہ۔ جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے پاکستان مسلم لیگ (ن) کے صدر میاں محمد شہباز شریف کو دوسری دفعہ وزیر اعلیٰ پنجاب بننے پر ضلع فیصل آباد کی طرف سے مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ میں اپنے قائد میاں محمد نواز شریف کو خراج تحسین پیش کرتی ہوں جنہوں نے جمہوریت کے لئے آٹھ سال جلاوطنی کاٹی۔ میں یہاں پر اپنے بھائی کی تائید کروں گی، انھوں نے کہا کہ یہاں پر وکلاء برادری کو نظرانداز کرنا زیادتی ہوگی، یہاں پر میڈیا کو نظرانداز کرنا زیادتی ہوگی، یہاں پر سول سوسائٹی کے نمائندگان کو نظرانداز کرنا زیادتی ہوگی۔ یقیناً وہ لوگ بھی مبارکباد کے مستحق ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آج ہمیں یہ دن دکھایا۔

جناب سپیکر! آپ جب یہاں ہوتے ہیں تو مجھے بات کرنے کا ٹائم ملتا ہے۔ میں نے ہمیشہ یہی استدعا کی ہے کہ تھوڑا سا gender balance رکھا کریں اور میرا خیال ہے کہ میں پہلی خاتون ہوں جو بولنے کے لئے کھڑی ہوئی تھی۔ ہمارا بھی دل کرتا ہے کہ جب ہمارے قائد یہاں بیٹھے ہوں تو ہم انہیں مبارکباد پیش کریں مگر ہماری خواتین کی بدقسمتی ہے کہ ہمیں کبھی بھی وقت نہیں دیا جاتا۔ آج ہمارے قائد نے یہاں پر جو اپنی خواہشات اور اپنی سوچ کا اظہار کیا میں ان کو مبارکباد پیش کرتی ہوں اور

امید کرتی ہوں کہ وہ خواتین کی بہبود کے حوالے سے بہترین اقدامات کریں گے، بچوں کے حقوق کے لئے بہترین اقدامات کریں گے۔ انہوں نے یہاں پر جو تعلیم اور زراعت کے لئے بات کی ہے یقیناً تعلیم کے بغیر کوئی قوم بھی ترقی نہیں کر سکتی اور زراعت ہر ملک کی ریڑھ کی ہڈی ہے اور اس کے لئے جو اصلاحات کا اعلان کیا ہے۔اللہ تعالیٰ نے ان کے کندھوں پر جو ذمہ داری ڈالی ہے میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں ان میں کامیابی عطا فرمائے۔بہت بہت شکریہ

محترمہ عارفہ خالد: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ!پلیز ایک منٹ تشریف رکھیں۔

جناب جوئیل عامر سہوترا: شکریہ۔جناب سپیکر!آپ نے مجھے ایوان میں بولنے کا موقع دیا۔میں آپ کی وساطت سے قائد محترم میاں محمد شہباز شریف کو آج دوسری دفعہ ایوان میں بھاری اکثریت سے اعتماد کا ووٹ حاصل کرنے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ہمارا یہ یقین ہے کہ جیسے انھوں نے پہلے دور میں اس صوبہ کے عوام کی خدمت کی ہے اس دفعہ بھی وہ اپنی انہی صلاحیتوں کو بروئے کار لاکر پنجاب کو وہی ماحول اور ریلیف دیں گے جو انھوں نے پہلے دور میں عملی طور پر دیا۔جس محنت اور کاوش سے کام کرتے ہیں اور جس بھرپور طریقے سے اس صوبہ اور ایوان کا اعتماد انہیں حاصل ہے ہماری دعا ہے کہ وہ اسی طرح صوبہ کے عوام کی بہتری کے لئے کام کریں اور صوبہ کو مزید مضبوط بنائیں۔میں اس بات پر خصوصی طور پر ان کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا کہ آج انھوں نے اپنی تقریر میں اقلیتوں کے حوالے سے بات کی اور میرا یہ ایمان ہے کہ اقلیتوں اور پاکستان مسلم لیگ کا چولی دامن کا ساتھ ہے اور جیسے انھوں نے اپنی تقریر میں یہ بات فرمائی کہ قائداعظم محمد علی جناح نے جو وعدے اور فرمودات اقلیتوں کو آئینی حقوق دینے کے لئے فرمائے تھے یقیناً اُن کو عملی جامہ پاکستان مسلم لیگ کی حکومت ہی پہنائے گی اور میں اس بات کے لئے خصوصاً اُن کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا کہ انھوں نے ماضی میں اقلیتوں کے حوالے سے جو بھی اقدامات کئے یقیناً مسیح قوم ان اقدامات کو بھولی نہیں بلکہ آج بھی ان کے اقدامات کو قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔میں مختصراً ایک دو گزارشات کرنا چاہوں گا کہ میرے دوستوں اور ساتھیوں نے فرمایا اور آپ بھی دیکھ رہے ہیں کہ اس وقت ہاؤس کا ماحول کیا ہے لہذا میں آپ سے رولنگ چاہوں گا کہ کم از کم کیبنٹ کے ممبران کو ضرور پابند کریں کہ جب قائد ایوان ہاؤس سے جائیں تو کیبنٹ کے ممبران کا فرض ہے کہ وہ اس ایوان کی پوری کارروائی میں حصہ لیں چونکہ ان کے بغیر ہاؤس کی کارروائی نامکمل ہے۔چونکہ چند دنوں کے بعد بجٹ آنے والا ہے یہاں پر وزیر خزانہ تشریف فرما تھے اور میں ان

کی خدمت میں گزارش کرنا چاہتا تھا لیکن اب ان کی غیر موجودگی میں آپ کی وساطت سے استدعا کرنا چاہوں گا کہ پچھلی روایات کو دیکھتے ہوئے ہمیں اس دفعہ بھی امید ہے کہ بجٹ میں یونارٹی کے حوالے سے بہت اچھا پیکیج دیا جائے گا تاکہ اقلیتوں کی جو بھی ضروریات ہیں چاہے وہ ڈویلپمنٹ کی ہیں یا سٹوڈنٹس کو جو مالی مسائل درپیش ہیں یقیناً وہ اس بجٹ میں ہو گا۔

جناب سپیکر!وزیر جیل خانہ جات بڑی خوبصورت اور جذباتی تقریر کر کے گئے تھے میں ان کی غیر موجودگی میں آپ کی وساطت سے عرض کرنا چاہوں گا کہ یقیناً جیلیں overall ویسے ہی ناگفتہ بہ ہیں اور وہاں قیدیوں کو کافی مسائل کا سامنا ہے لیکن خصوصاً یونارٹیز سے تعلق رکھنے والے قیدیوں کو مذہب کی بنیاد پر بھی بہت سارے مسائل درپیش ہیں لہذا وزیر صاحب اس حوالے سے بھی بہتری کے لئے اقدامات کریں۔میں ایک بار پھر اس ایوان کو مبارکباد پیش کرنا چاہوں گا کہ ہمیں میاں محمد شہباز شریف کی صورت میں ایک ایسا قائد ایوان ملا ہے جو یقیناً اس صوبہ کی بہتری کے لئے اچھے اور بہتر انداز میں کام کرے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ عارفہ خالد صاحبہ!

محترمہ عارفہ خالد: شکریہ۔جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: اجلاس کا وقت مزید آدھ گھنٹہ بڑھایا جاتا ہے۔

محترمہ عارفہ خالد: جناب سپیکر!آپ کا شکریہ کہ آپ نے مجھے بولنے کا موقع دیا۔ہم نے کل بھی میاں محمد شہباز شریف کو مبارکباد دی تھی اور آج دوبارہ بھی مبارکباد دیتے ہیں۔ان کی کل کی تقریر نے ہم سب میں ایک جذبہ جگایا ہے اور میرے خیال میں ایک اچھے لیڈر کی سب سے اچھی نشانی ہے کہ ان کی ساری ٹیم میں یہ جذبہ جاگ جائے اور وہ پورے دل سے ملک کی خدمت کے لئے تیار ہو جائیں۔ جناب والا!ہمارا تو یہ حال ہے کہ:۔

پیاسا ہوں ریگزار میں دریا دکھائی دے
جو ہاتھ تھام لے وہ مسیحا دکھائی دے

جناب سپیکر!ملک بہت بُرے حالات سے گزر رہا ہے۔میاں صاحب کی وجہ سے ہمیں ایک نئی لگن اور نیا جذبہ ملا ہے اور ہم انشاء اللہ پوری محنت سے کام کریں گے۔مجھے ایک request کرنی ہے کہ جب ہم بچوں اور عورتوں کی تعلیم کی بات کرتے ہیں تو اس میں سب سے ضروری ووکیشنل ایجوکیشن ہے۔

اس شعبے میں خاص طور پر کام کرنا ضروری ہے۔ بہت سے بچے child labour یا اس طرح کے دوسرے مسائل کا شکار ہیں اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ ان کے پاس skills نہیں ہیں۔ جب ہمارے پاس skill forces ہوں گے تو definitely ہم child labour سے بچیں گے اور ہمارے ملک کے بچوں اور عورتوں کا مستقبل بھی بہتر ہو گا۔ میں نے یہی ایک request کرنی تھی جس کا آپ نے موقع دیا۔ میں آپ کی بے حد مشکور ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ شمیلہ اسلم صاحبہ!

محترمہ شمیلہ اسلم: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں سمجھتی ہوں کہ یہ میری بدنصیبی ہے کہ جب میری باری آتی ہے تو ہاؤس میں چار پانچ ممبران رہ جاتے ہیں جو میری طرح بولنے کے منتظر ہوتے ہیں اور پھر وہ بھی ایک ایک کر کے چلے جاتے ہیں۔ بہر حال میں شمیلہ اسلم اپنی طرف سے، ضلع وہاڑی کی طرف سے میاں محمد شہباز شریف کو وزیر اعلیٰ پنجاب منتخب ہونے اور اعتماد کا ووٹ لینے پر دلی مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ یقیناً اس کامیابی کے پیچھے ایک طویل جدوجہد ہے۔ مجھے یقین ہے کہ آنے والے دنوں میں نہ صرف مہنگائی اور بے روزگاری کا خاتمہ ہو گا بلکہ ڈاکٹر عبدالقدیر کی رہائی کا بھی انتظام کیا جائے گا۔ گم شدہ افراد کو بازیاب کروایا جائے گا اور لال مسجد کے شہداء کے خون کا حساب لیا جائے گا۔ تعلیم، صحت، زراعت اور دیگر شعبوں کو ترقی دی جائے گی۔ خواتین، بچوں اور اقلیتوں کے حقوق کا نہ صرف تحفظ کیا جائے گا بلکہ ایسے قوانین بنائے جائیں گے جو ان شعبوں میں بہتری لا سکیں۔ نہ صرف قوانین بنائے جائیں گے بلکہ ان پر سختی سے عملدرآمد بھی کروایا جائے گا۔ حکومتی اداروں کو مضبوط کیا جائے گا اور ایسی پالیسی بنائی جائے گی کہ حکومتی اداروں میں کام کرنے والے لوگ اپنے آپ کو آقا نہیں بلکہ قوم کا خادم سمجھیں۔ لوگوں کو اپنی درخواستیں لے کر لاہور یا مرکز تک نہ جانا پڑے بلکہ ضلعی سطح پر ہی ان کے کام ہو جائیں، انہیں انصاف ملے۔ آج میاں محمد شہباز شریف نے جو کچھ کہا میں اس کا احترام کرتی ہوں۔ ان کی عظمت، ان کی محنت اور ان کے جو صادق جذبے ہیں انہیں سلام پیش کرتی ہوں۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر غزالہ رضا رانا صاحبہ!

ڈاکٹر غزالہ رضا رانا: جناب سپیکر! خدا کا شکر ہے کہ دو مہینے کے بعد خدا خدا کر کے میری بھی باری آئی ہے۔ میں ڈاکٹر غزالہ رانا فیصل آباد کے Rural area سے تعلق رکھتی ہوں۔ میں سب سے پہلے اپنے عظیم اور اصولی قائد میاں محمد شہباز شریف کو آٹھ سال کی جدوجہد کے بعد دوسری مرتبہ

وزیر اعلیٰ پنجاب بننے پر بہت بہت مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ ضلع فیصل آباد اور خصوصاً فیصل آباد کے تمام دیہاتی علاقوں میں رہنے والے لوگوں کی طرف سے مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ وزیر اعلیٰ صاحب نے ماشاء اللہ بہت اچھی باتیں کہی ہیں اور ہم ان کی بھرپور تائید کرتے ہیں۔ دیہی علاقوں کی ترقی کے حوالے سے میں ایک تجویز دینا چاہتی ہوں کہ دیہاتی علاقوں سے تعلق رکھنے والی خواتین ممبران کی ایک میٹنگ رکھی جائے تاکہ ہم عورتوں کو درپیش مسائل سے آگاہ ہو سکیں۔ ان سے آگاہی کے بعد ہم کونسلرز اور دوسرے ممبران سے coordinate کر کے ان مسائل کو حل کرنے کے لئے کوشش کریں۔ دیہاتی علاقوں کے مسائل کو وہاں کے نمائندے ہی بہتر طور پر سمجھ سکتے ہیں۔ لہذا میری یہ تجویز ریکارڈ پر لائی جائے کہ دیہاتی علاقوں کی خواتین ممبران کی ایک مشترکہ میٹنگ call کی جائے۔ ان سب سے تجاویز لی جائیں اور پھر ان تجاویز کو مدنظر رکھتے ہوئے مسائل کے حل کے لئے کوئی لائحہ عمل طے کیا جائے۔ پاکستان کی تاریخ گواہ ہے کہ پاکستان کی خواتین نے ہر شعبے میں، ہر جگہ پر اپنے ان لیڈران کا ساتھ دیا ہے جو کہ پاکستان کے لئے مثبت سوچ رکھتے ہیں۔ خواتین نے ہمیشہ مردوں کے شانہ بشانہ کام کیا ہے۔

جناب سپیکر! میری ایک ساتھی معزز ممبر نے اپنا ایک مسئلہ ابھی کچھ دیر پہلے یہاں ہاؤس میں بیان کیا ہے۔ آپ سوچیں کہ اگر ایک خاتون ایم۔پی۔اے کے ساتھ اس طرح کا مسئلہ پیش آ سکتا ہے تو پھر دیہاتی علاقوں کی عام خواتین کے ساتھ کیا کچھ نہیں ہوتا ہوگا؟ میں ان کی بھرپور تائید کرتی ہوں کہ ان کے ساتھ انصاف کیا جائے۔ ہمارے اپوزیشن کے ممبران جو کہ ہاؤس میں تشریف نہیں لا رہے ان کے لئے صرف ایک شعر عرض کرتی ہوں:

آپ ہی اپنی اداؤں پہ ذرا غور کریں
ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

ہم اکثر نعرہ لگاتے ہیں کہ "گو مشرف گو"، "گو مشرف گو" کافی نہیں ہے بلکہ یہ کہنا چاہئے کہ گو مشرف گو، اس کو پکڑو، اس سے حساب طلب کرو۔ اسی طرح شوکت عزیز کو بھی فوراً واپس بلایا جائے۔ ان دونوں کو کٹہرے میں کھڑا کر کے ان سے قوم کی دولت کا حساب لیا جائے۔ ہم پھر خوش ہوں گے۔ میں آخر میں میاں محمد شہباز شریف کو دوبارہ مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ میں امید کرتی ہوں کہ آپ آئندہ بھی خواتین ممبران کو زیادہ سے زیادہ وقت دیا کریں گے تاکہ ہم بھی اپنے مسائل کے بارے میں بات کر سکیں۔

جناب والا! میں دیہاتی علاقوں میں تعینات ڈاکٹروں کے حوالے سے بھی بات کرنا چاہتی ہوں۔ وہ بہت سے مسائل کا شکار ہیں۔ ان کا ایک وفد میرے پاس آیا تھا کیونکہ میں خود بھی ڈاکٹر ہوں۔ وہ سب contract پر تعینات ہیں مہربانی کر کے ان ڈاکٹروں کو آنے والے بجٹ میں regularize کیا جائے۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد سعید مغل صاحب!

جناب محمد سعید مغل: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ سب سے پہلے تو میں سپیکر صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انھوں نے مجھے یہاں بات کرنے کی اجازت دی۔ میں میاں محمد شہباز شریف کو وزیر اعلیٰ پنجاب منتخب ہونے اور اعتماد کا ووٹ لینے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ میں دو تین شعر اپنے دل میں لئے بیٹھا تھا کہ کب موقع ملے تو میں بات کروں۔ ہم سے وہ حد نہ گزری گئی کہ جس سے میں اجازت طلب کرتا اور مجھے اجازت مل جاتی۔ آپ کی مہربانی ہے کہ آپ نے موقع دے دیا۔

اس قدر لوٹا ہے ان لوٹوں نے عرض پاک کو
جانے اس بستی کی بربادی کہاں تک جائے گی
سبزہ پیمال سے تُو وجہ بربادی نہ پوچھ
بات چل نکلی تو پھر یہ باغباں تک جائے گی

باتیں تو بہت سی ہیں لیکن میرے پہلے دوستوں نے یہ کہہ دی ہیں۔ ان کو اب دہرانا مناسب نہیں ہوگا لہذا میں احمد ندیم قاسمی صاحب کے اس شعر پر بات ختم کرتا ہوں:

خدا کرے کہ میری ارض پاک پر اُترے
وہ فصل گل جسے اندیشہ زوال نہ ہو

جناب سپیکر! میں نے اس میں تھوڑی سی ترمیم کر دی ہے۔

خدا کرے کہ میری ارض پاک پر اُترے
اک ایسی فوج جسے ہوس اقتدار نہ ہو

جناب سپیکر! ان الفاظ کے ساتھ ہی میں اجازت چاہوں گا۔ بہت بہت شکریہ۔اللہ حافظ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ میاں نصیر احمد صاحب!

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! آپ کا شکریہ۔ آج ایک دفعہ پھر اس ایوان کے اندر پنجاب کے ایک ایسے سپوت پر اعتماد کا اظہار کیا گیا ہے جو میں سمجھتا ہوں کہ آج پنجاب کی پوری آٹھ کروڑ عوام کی نگاہوں کا مرکز ہے۔ آج پورے پنجاب کے اندر پنجاب کے لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ میاں محمد شہباز شریف پنجاب کا ایک مسیحا ہے۔ میاں محمد شہباز شریف حقیقت میں ایک ایسی alarming شخصیت ہے، ایسا وجود ہے پنجاب کے اندر کرپٹ افسروں کے لئے، اس بیوروکریسی کے لئے جس نے ہمیشہ پنجاب کی ترقی کو روکنے کی کوشش کی ہے۔ ابھی یہاں میرے ایک دوست نے بات کی کہ آج پنجاب کے اندر سب سے بڑا مسئلہ روٹی کا ہے، آٹے کا ہے لیکن میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اس پنجاب کے اندر پچھلے ساڑھے آٹھ سال میں وہ کونسا ایسا شعبہ ہے جس کے ساتھ کھلواڑ نہیں کیا گیا۔ اس پنجاب کو بلکہ اس پاکستان کو پچھلے ساڑھے آٹھ سال کے اندر ایک ایسا بیمار پاکستان بنایا گیا، ایک ایسا لہولہان پاکستان بنایا گیا جس کے اندر پاکستان کی تمام عوام بے یقینی اور ناامیدی کی کیفیت کا شکار رہی۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آج اس ایوان کے اندر ہر شخص میاں محمد شہباز شریف کے انتخاب پر داد دیتا ہے، ان کے vision کی داد دیتا ہے، ان کی سوچ کی داد دیتا ہے لیکن میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آج اس ایوان کے اندر اگر ہم پنجاب کے عوام کا مقدر بدلنا چاہتے ہیں تو ہمیں ہر شخص کو، ہر ممبر کو میاں محمد شہباز شریف بننا ہوگا تاکہ ہم قوم کے اور پنجاب کے عوام کے مسائل کو حل کر سکیں۔ آپ روٹی کی بات کرتے ہیں کہ اس پنجاب کے عوام کا مسئلہ روٹی ہے تو میں آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ آج بھی اس پنجاب کے اندر لاکھوں ہزاروں مریض ایسے ہیں جو دوائیاں نہ ملنے کی وجہ سے ہسپتالوں کے باہر ایڑیاں رگڑ رگڑ کر اپنی زندگی کی بازی ہار دیتے ہیں۔ آج بھی اس پنجاب کے اندر لاکھوں ہزاروں کروڑوں بچے ایسے ہیں جو تعلیم کی سہولتیں نہ ملنے کی وجہ سے ننگے پاؤں اس تپتی دھوپ میں سڑکوں پر اخبار بیچتے ہیں۔

جناب سپیکر! آج بھی اس پنجاب کے اندر لاکھوں گھر ایسے ہیں جہاں دو وقت کا چولہا نہیں جلتا۔ آپ اس پاکستان کے اندر کس کس شعبے کو سنبھالنے اور سنوارنے کی بات کریں گے۔ لیکن میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ میرے قائد نے کل اور آج جن ارادوں کا یہاں پر اظہار کیا ہے اور جس امید اور یقین کے ساتھ اس ایوان کو اور اس حکومت کو چلانے کا عندیہ دیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ

پچھلے ساڑھے آٹھ سال کا پڑا ہوا گند پھیلی ہوئی بے یقینی اور ناامیدی انشاء اللہ اس عہد کے ساتھ ہم اس ایوان کو چلائیں گے کہ وہ گند اور وہ ناامیدی بے یقینی انشاء اللہ دو سال کے اندر ختم کریں گے۔ آخر میں یہی کہنا چاہوں گا کہ یہ پنجاب، یہ قوم، یہ عوام اس اسمبلی کے ساتھ بڑی توقعات رکھتی ہے۔ حقیقت میں لوگوں نے ہمیں ووٹ نہیں بلکہ ایک احساس اور فکر دی ہے۔ انشاء اللہ میں یقین رکھتا ہوں کہ تمام ممبران وہی احساس وہی فکر لئے میاں محمد شہباز شریف کی قیادت میں انشاء اللہ اس پنجاب کے مسائل حل کریں گے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ آصفہ فاروقی!

محترمہ آصفہ فاروقی: جناب سپیکر! میرا نام آصفہ فاروقی ہے۔ کل میں بتانا بھول گئی تھی تو میرے پیچھے اسمبلی کا ملازم دوڑا تھا کہ اپنا نام بتادیں۔ میں آج اسی لئے پہلے بتا رہی ہوں میرا تعلق ضلع جھنگ جیسے ایک پسماندہ علاقے سے ہے۔ ان اسمبلی کے ایوانوں میں تو ہمارے علاقے کی برج وکلاس کی جاگیر دارنیاں اور سرمایہ دارنیاں ان پڑھ بیٹھا کرتی تھیں۔ یہ تو کریڈٹ جاتا ہے ذوالفقار علی بھٹو شہید کو، بی بی بے نظیر بھٹو شہید کو اور جناب آصف علی زرداری کو جنہوں نے پہلے میرے لئے سینیٹ کے دروازے کھولے مجھے سینیٹر بنایا پورے ملک میں سے میں واحد عورت تھی کہ میں سینیٹر منتخب ہوئی تھی اور آج پھر میرے لئے ان ایوانوں کے دروازے کھولے کہ آؤ، ہمیں تعلیم یافتہ عورتوں کی ان ایوانوں میں ضرورت ہے۔ ہمیں سرمایہ دارنیوں کی ضرورت نہیں ہے۔ برج وکلاس کی کسی عورت کی ضرورت نہیں۔ ہمیں یہاں پر اس عورت کی ضرورت ہے جو پسماندہ علاقے سے آکر اپنے علاقے کی آواز یہاں پر بلند کرے۔

جناب سپیکر! مبارکباد تو کل بھی وزیر اعلیٰ صاحب کو دی تھی آج چونکہ انہوں نے پھر ہم سے اعتماد کا ووٹ لیا ہے انہیں میں مبارکباد پیش کرتی ہوں انہوں نے غریبوں کی بات کی ہے۔ میں نے بھی اسی لئے اپنے متعلق تھوڑا سا بتایا ہے کہ میں بھی ایک غریب اور پسماندہ علاقہ کی ایک self made عورت ہوں جو اپنی محنت کے بل بوتے پر بحیثیت ایک ورکر پیپلز پارٹی کی بن کر یہاں تک پہنچی ہوں۔ میرے باپ دادا کے نام پر پدرم سلطان بود لکھا ہوا نہیں تھا اور ان کے نام پر میں یہاں نہیں پہنچی بلکہ میں اپنے زور بازو سے، اپنی محنت، اپنی تعلیم اور اپنی قابلیت کی بنیاد پر اس ایوان میں پہنچی ہوں۔ جب میں سینیٹر منتخب ہوئی تھی تو اس کے بعد میں مختلف ممالک میں خواتین کی نمائندگی کے لئے مثلاً یونائیٹڈ نیشن میں گئی، میں وائٹ ہاؤس تک وزیر اعظم کے ہمراہ پاکستانی خواتین کی نمائندگی

کے لئے گئی۔ میں مختلف سربراہان حکومت سے جب ملی۔ میں نے پاکستان کی غریب عورت کی ہی بات کی خاص طور پر اس وقت میرے ذہن میں یہ بات ہے اور جس وقت شہنشاہ ایران سے میری ملاقات ہوئی تو انہوں نے مجھ سے سوال کیا تھا کہ آصفہ Do you have full emancipation in Pakistan تو اس وقت بیگم نصرت بھٹو میرے ساتھ بیٹھی تھیں، ملکہ فرح بیٹھی تھیں، ذوالفقار علی بھٹو بیٹھے تھے تو میں نے کہا تھا Yes Sir , Excellency . I have full emancipation لیکن آج یہاں آکر جب میں بات کرتی ہوں کہ ہمارے لئے وزیر اعلیٰ صاحب نے بہت سی مراعات کا اعلان کیا ہے۔ مگر وہ کہتے ہیں کہ Charity begins at home. وہ یہاں ہمیں ہمارے حقوق دینے کی بات بھول گئے ۔ وہ حقوق کیا ہیں ؟ ہماری accommodation کا مسئلہ ہی حل نہیں کیا۔ ابھی میری بہن کس طرح سے بیان کر رہی تھی کہ دن دیہاڑے کیسے اسے سڑک پر روکا گیا اور کیسے لوٹا گیا۔ میں ایک عورت ہوتے ہوئے یہاں آکر اکیلی جب ہوٹل میں ٹھہرتی ہوں میری بھی پوزیشن کچھ ایسی ہی ہوتی ہے۔ جب ہوٹل کے کمرے میں بیرا کھانا لے کر آتا ہے تو میں اس وقت پہلے دیکھتی ہوں کہ کیا یہ بیرا ہی ہے کھانا ہی لے کر آیا ہے نہتا ہے کوئی اور ڈاکو ٹائپ آدمی تو میرے کمرے میں داخل نہیں ہو رہا۔ میں بار بار یہاں request کر چکی ہوں کہ ہمارا accommodation کا مسئلہ حل کیا جائے۔ اسی طرح میری اور دوسری خواتین بہنیں بھی ہیں ان کا بھی یہی accommodation کا مسئلہ ہے۔ ہمیں کسی سے کوئی گلہ نہیں۔ سپیکر صاحب بتا رہے تھے کہ ایم۔پی۔ ایز زیادہ ہیں کمروں کی تعداد تھوڑی ہے۔ میں بالکل تسلیم کرتی ہوں لیکن security point of view سے میں نے انہیں کہا تھا کہ پھر آپ خود ہمیں کہیں ٹھہرائیں اگر ہمیں کوئی نقصان پہنچتا ہے تو اسمبلی جواب دہ ہو۔ سپیکر صاحب نے اس دن سیکرٹری صاحب کو کہا تھا کہ خواتین کے لئے ایمبیسیڈر ہوٹل میں بندوبست کیا جائے۔ میں بھی خوش ہو کر گھر چلی گئی۔ میں تو فون کا ہی آج تک انتظار کرتی رہی کہ کب مجھے اسمبلی سے ٹیلی فون آئے گا، اطلاع آئے گی کہ آپ کے لئے بندوبست کر دیا گیا ہے آئیں! آپ ہمارے ساتھ وہاں ٹھہریں۔ مگر میں ایک مذہبی عورت بھی ہوں میں گھبراتی بھی نہیں پوری دنیا اکیلی نے ہی پھری ہے۔ تو میں سمجھتی ہوں کہ اپنے ملک میں مجھے رہتے ہوئے کیوں ڈر اور خوف ہے۔ ویسے بھی آج کے دور کی پڑھی لکھی عورت مرد کے برابر ہے اور اسی طرح سے سر اٹھا کر جینا جانتی ہے۔ تو میری یہی وزیر اعلیٰ میاں محمد شہباز شریف سے درخواست ہے کہ وہ ہماری یہاں پر باتیں سنا کریں۔ اسمبلی میں جو ہم عوام کی نمائندہ بن کر آئی ہیں

ہمیں کیا مسائل ہیں؟ ہم ان کے گوش گزار اس وقت ہی کر سکتے ہیں۔ کل بھی میں نے آپ کو سپیکر اور وزیر اعلیٰ سمجھ کر ہی باتیں کی تھیں آج بھی میں آپ کو سپیکر اور وزیر اعلیٰ پنجاب سمجھ کر ہی بتا رہی ہوں کہ آپ کی وساطت سے میاں محمد شہباز شریف وزیر اعلیٰ کے پاس ہماری یہ باتیں پہنچ جائیں گی۔ جس کرسی پر میاں محمد شہباز شریف آج بیٹھے ہیں اسی کرسی پر پنجاب کے درویش وزیر اعلیٰ بھی بیٹھے ہیں جن میں نمبر ون پر میں نام لوں گی جناب غلام حیدر وائیں کا جس نے لاہور کی سڑکوں پر گلیوں اور محلوں میں دفتروں میں محنت مشقت کر کے اپنا مقام بنایا تھا۔ اس سے پہلے بھی ایک اور درویش وزیر اعلیٰ جو ان سے بھی پہلے رہے ملک معراج خالد صاحب کا نام نہ لینا میں زیادتی سمجھوں گی۔ اس شخص نے سر پر دودھ کے برتن رکھ کر لاہور کی سڑکوں پر آوازیں دے کر دودھ بیچ کر اپنا مقام بنایا تھا اور اس مقام پر پہنچا تھا۔

جناب سپیکر! اسی طرح جناب حنیف رامے وہ بھی درویش وزیر اعلیٰ تھا۔ یہاں سڑکوں پر گلیوں محلوں میں وہ مساوات اخبار سائیکل کے پیچھے رکھ کر خود بیچتا پھرتا تھا وہ بھی ایک غریب باپ کا بیٹا تھا، غریب ماں کا بیٹا تھا، وہ جب ہمیں اپنی life history سنایا کرتا تھا تو ہمارے اندر بھی ایک امنگ پیدا ہوئی تھی کہ ہم بھی آگے آ سکتے ہیں انہوں نے جس طرح یہاں مقام بنایا اسی طرح میاں محمد شہباز شریف کے والد بھی بہت محنتی انسان تھے ان بھائیوں نے بھی اور ان کے والد نے بھی اپنا مقام اپنی محنت سے بنایا ہے۔ میں خراج تحسین پیش کرتی ہوں اس ماں کو جس نے میاں محمد شہباز شریف اور میاں محمد نواز شریف جیسے بیٹوں کو جنم دیا۔ میں خراج تحسین پیش کرتی ہوں ان ماؤں کو جنہوں نے معراج خالد، درویش وزیر اعلیٰ غلام حیدر وائیں اور حنیف رامے کو جنم دیا تھا۔ میں یہیں پر اپنی بات کو ختم کرتی ہوں کیونکہ میرے اور بھی بھائی بیٹھے ہیں اور آپ کا بھی ٹائم ضائع ہو رہا ہے۔ آپ کی مہربانی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں سمجھتا ہوں کہ آج کے اجلاس کا ایجنڈا ختم ہو گیا ہے اس لئے اب اجلاس برخاست کیا جاتا ہے۔

اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ

No.PAP-Legis-1(34)/2008/1154. Dated 8th June 2008. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:-

> "In exercise of the powers conferred on me under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Salmaan Taseer,** Governor of the Punjab, hereby summon the Provincial Assembly of the Punjab to meet on Monday, 9th June, 2008 at 10:00 a.m. in the Punjab Assembly Chambers, Lahore for the vote of confidence in the Chief Minister under Article 130(3) of the Constitution.
>
> I further direct that the session shall stand prorogued after the transaction of the business of vote of confidence in the Chief Minister."

Dated Lahore,
the 8th June, 2008

SALMAAN TASEER
GOVERNOR OF THE PUNJAB